Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2007

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 56

شمارہ 30

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

11 رجب 1428 ہجری 26 وفاء 1386 ہش 26 جولائی 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان 14 جولائی 2007 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور پُرنُور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفت مومن کی بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

ضروری ہے کہ تاریکی کے پھیلنے کے وقت میں روشنی آسمان سے اترے۔ میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اس روشنی سے حصہ لے گا۔

اس زمانہ کا حصن حصین مَیں ہوں۔ جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے اور اس کی لاش بھی سلامت نہ رہے گی۔

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

’’سو بھائیو یہ تو ضروری ہے کہ تاریکی کے پھیلنے کے وقت میں روشنی آسمان سے اُترے۔ مَیں اسی مضمون میں بیان کر چکا ہوں کہ خدا تعالیٰ سورۃ القدر میں بیان فرماتا ہے بلکہ مومنین کو بشارت دیتا ہے کہ اس کا کلام اور اس کا نبی لیلۃ القدر میں آسمان سے اُتارا گیا اور ہر ایک مصلح اور مجدّد جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے وہ لیلۃ القدر میں ہی اترتا ہے۔ تم سمجھتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے؟ لیلۃ القدر اُس ظلمانی زمانہ کا نام ہے جس کی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔ اس لئے وہ زمانہ بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ ایک نور نازل ہو جو اس ظلمت کو دُور کرے۔ اس زمانہ کا نام بطور استعارہ کے لیلۃ القدر رکھا گیا ہے۔ مگر درحقیقت یہ رات نہیں ہے، یہ ایک زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کے ہمرنگ ہے۔ نبی کی وفات یا اُس کے روحانی قائم مقام کی وفات کے بعد جب ہزار مہینہ جو بشری عمر کے دور کو قریب الاختتام کرنے والا اور انسانی حواس کے الوداع کی خبر دینے والا ہے گزر جاتا ہے تو یہ رات اپنا رنگ جمانے لگتی ہے۔ تب آسمانی کارروائی سے ایک یا کئی مصلحوں کی پوشیدہ طور پر تخم ریزی ہو جاتی ہے جو نئی صدی کے سر پر ظاہر ہونے کے لئے اندر ہی اندر تیار ہو رہے ہیں۔ اسی طرف اللہ جلشانہ اشارہ فرماتا ہے کہ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ (القدر:4) یعنی اس لیلۃ القدر کے نور کو دیکھنے والا اور وقت کے مصلح کی صحبت سے شرف حاصل کرنے والا اُس اسّی برس کے بڈھے سے اچھا ہے جس نے اس نورانی وقت کو نہیں پایا اور اگر ایک ساعت بھی اس وقت کو پالیا ہے تو یہ ایک ساعت اُس ہزار مہینے سے بہتر ہے جو پہلے گزر چکے۔ کیوں بہتر ہے؟ اس لئے کہ اس لیلۃ القدر میں خدائے تعالیٰ کے فرشتے اور روح القدس اس مصلح کے ساتھ رب جلیل کے اذن سے آسمان سے اترتے ہیں، نہ عبث طور پر بلکہ اس لئے کہ تا مستعد دلوں پر نازل ہوں اور سلامتی کی راہیں کھولیں۔ سو وہ تمام راہوں کے کھولنے اور تمام پردوں کے اٹھانے میں مشغول رہتے ہیں یہاں تک کہ ظلمتِ غفلت دور ہو کر صبحِ ہدایت نمودار ہو جاتی ہے۔

اب اے مسلمانو! غور سے ان آیات کو پڑھو کہ کس قدر خدا تعالیٰ اس زمانہ کی تعریف بیان فرماتا ہے جس میں ضرورت کے وقت پر کوئی مصلح دنیا میں بھیجتا ہے۔ کیا تم ایسے زمانہ کا قدر نہیں کرو گے؟ کیا تم خدا تعالیٰ کے فرمودوں کو بنظر استہزاء دیکھو گے؟

سو اے اسلام کے ذی مقدرت لوگو دیکھو! مَیں یہ پیغام آپ لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں کہ آپ لوگوں کو اس اصلاحی کارخانہ کی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نکلا ہے اپنے سارے دل اور ساری توجہ اور سارے اخلاص سے مدد کرنی چاہئے اور اس کے سارے پہلوؤں کو بہ نظر عزّت دیکھ کر بہت جلد حق خدمت ادا کرنا چاہئے۔ جو شخص اپنی حیثیت کے موافق کچھ ماہواری دینا چاہتا ہے وہ اس کو حق واجب اور دَینِ لازم کی طرح سمجھ کر خود بخود ماہوار اپنی فکر سے ادا کرے اور اس فریضہ کو خالصۃً للہ نذر مقرر کر کے اُس کے ادا میں تخلّف یا سہل انگاری کو روا نہ رکھے۔ اور جو شخص یکمشت امداد کے طور پر دینا چاہتا ہے وہ اسی طرح ادا کرے۔ لیکن یاد رہے کہ اصل مدّعا جس پر اس سلسلہ کے بلا انقطاع چلنے کی امید ہے وہ یہی انتظام ہے کہ سچے خیر خواہ دین کے اپنی بضاعت اور اپنی بساط کے لحاظ سے ایسی سہل رقمیں ماہواری کے طور پر ادا کرنا اپنے نفس پر ایک حتمی وعدہ ٹھہرا لیں جن کو بشرط نہ پیش آنے کسی اتفاقی مانع کے بآسانی ادا کر سکیں۔ ہاں جس کو اللہ جلّشانہٗ توفیق اور انشراح صدر بخشے وہ علاوہ اس ماہواری چندہ کے اپنی وسعتِ ہمت اور اندازہ مقدرت کے موافق یکمشت کے طور پر بھی مدد کر سکتا ہے۔

اور تم اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی، اپنا آرام، اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ مَیں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے۔ لیکن مَیں اس خدمت کیلئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا تا کہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں۔

میرا دوست کون ہے؟ اور میرا عزیز کون ہے؟ وہی جو مجھے پہچانتا ہے۔ مجھے کون پہچانتا ہے؟ صرف وہی جو مجھ پر یقین رکھتا ہے کہ مَیں بھیجا گیا ہوں اور مجھے اُس طرح قبول کرتا ہے جس طرح وہ لوگ قبول کئے جاتے ہیں جو بھیجے گئے ہوں۔ دنیا مجھے قبول نہیں کر سکتی کیونکہ مَیں دنیا میں سے نہیں ہوں۔ مگر جن کی فطرت کو اُس عالَم کا حصہ دیا گیا ہے وہ مجھے قبول کرتے ہیں اور کریں گے۔ جو مجھے چھوڑتا ہے وہ اُس کو چھوڑتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جو مجھ سے پیوند کرتا ہے وہ اُس سے کرتا ہے جس کی طرف سے مَیں آیا ہوں۔ میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے، جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اس روشنی سے حصہ لے گا۔ مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔ اس زمانہ کا حصن حصین مَیں ہوں۔ جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزّاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دُور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔ مجھ میں کون داخل ہوتا ہے؟ وہی جو بدی کو چھوڑتا اور نیکی کو اختیار کرتا ہے اور کجی کو چھوڑتا اور راستی پر قدم مارتا ہے اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا اور خدا تعالیٰ کا ایک بندۂ مطیع بن جاتا ہے۔ ہر ایک جو ایسا کرتا ہے وہ مجھ میں ہے اور مَیں اُس میں ہوں۔ مگر ایسا کرنے پر فقط وہی قادر ہوتا ہے جس کو خدا تعالیٰ نفسِ مُزکّی کے سایہ میں ڈال دیتا ہے۔ تب وہ اُس کے نفس کی دوزخ کے اندر اپنا پیر رکھ دیتا ہے تو وہ ایسا ٹھنڈا ہو جاتا ہے کہ گویا اُس میں کبھی آگ نہیں تھی۔ تب وہ ترقی پر ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی روح اُس میں سکونت کرتی ہے اور ایک تجلّی خاص کے ساتھ ربّ العالمین کا اِستوٰی اس کے دل پر ہوتا ہے تب پورانی انسانیت اس کی جل کر ایک نئی اور پاک انسانیت اُس کو عطا کی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ بھی ایک نیا خدا ہو کر نئے اور خاص طور پر اُس سے تعلق پکڑتا ہے اور بہشتی زندگی کا تمام پاک سامان اِسی عالم میں اُس کو مل جاتا ہے‘‘۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 32 تا 35)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ایک مومن کا غیب پر ایمان لانا، نمازیں پڑھنا قربانی کرنا انبیاء پر ایمان لانا اس وقت کامل ہوگا جب وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے ان تمام احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کر رہا ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں

حقیقی مومن بننے کے لئے بعض خصوصیات و شرائط کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۳؍ جولائی ۲۰۰۷ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا گذشتہ خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت مومن کا بیان ہوا تھا اور اس لفظ کی تعریف مختلف لغات سے بیان کی تھی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفت مومن کے تحت امن دینے والا ہے اور اپنے انبیاء کی تصدیق کرنے والا ہے ان کی تائید میں نشانات و معجزات دکھانے والا ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے انبیاء پر ایمان لے آئے تو وہ اپنی مخلوق کو طمانیت قلب عطا فرماتا ہے اور اپنے انعامات سے نوازتا ہے اپنے مومن بندوں کو اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرتا ہے۔ لیکن ایک انسان کو اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے فیض پانے کے لئے مومن بننا ہوگا مومن بننے کے لئے کون سی شرائط ہیں جن پر پورا اتر کر ایک انسان حقیقی مومن بن سکتا ہے اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومن کی کئی خصوصیات بیان فرمائی ہیں کہ ایک مومن بندہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے فیض پانے کے لئے ایمان کے مدارج طے کرتے ہوئے ان باتوں کو اپنائے گا تو حقیقی مومن کہلائے گا اور فیض پانے والا ہوگا۔

فرمایا قرآن مجید کے شروع میں ہی مومن کی تعریف کا بیان شروع ہوگیا ہے فرمایا اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ۔

فرمایا مومن کی پہلی نشانی غیب پر ایمان لانا ہے دوسری خصوصیت نمازوں کو قائم کرنا، تیسری بات اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چوتھی خصوصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تعلیم اُتری اس پر ایمان لانا اور پانچویں پہلے انبیاء پر ایمان لانا اور چھٹی بات آخرت پر یقین رکھنا، ان خصوصیات کی وضاحت کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پہلی خصوصیت جو مومن کی بتائی گئی ہے وہ غیب پر ایمان ہے یعنی اللہ پر کامل ایمان کہ وہ سب قدرتوں والا ہے اسی طرح فرشتوں پر، مرنے کے بعد کی زندگی پر ایمان، سب ایمان بالغیب کی مثالیں ہیں پھر غیب پر ایمان یہ ہے کہ ہر حالت میں اپنے ایمان کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا نیک اعمال خدا کی رضا کے لئے کرنے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر حالت میں دیکھ رہا ہے اللہ کے احکام پر عمل کرنے سے کوئی چیز نہ روکے یہ ایمان کی مضبوطی کی پہلی شرط ہے۔

فرمایا مومن ہونے کے لئے دوسری اہم شرط نمازوں کا قیام ہے نمازوں کا قیام یہ ہے کہ توجہ کے ساتھ اپنی نمازوں کی نگرانی رکھنا ان پر باقاعدگی اختیار کرنا ہے حضور نے اس سلسلہ میں تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مومن نمازوں کی حفاظت عزیز ترین شے سے بھی زیادہ کرتے ہیں اور انہیں ضائع نہیں ہونے دیتے فرمایا نماز وقت مقررہ پر ادا کرنا ضروری ہے۔ باجماعت نماز پڑھنے کی طرف مومن کو توجہ کرنی چاہئے اور فرمایا جہاں ماں باپ بہن بھائیوں کو ایک دوسرے کو نماز کی تلقین کرنی چاہئے وہاں پر ہر احمدی کو دوسرے کو اور نظام جماعت کو بھی نمازوں کی طرف توجہ دلانی چاہئے۔ یہی چیز ہے جو مومنین کی جماعت کو مضبوطی عطا کرتی ہے اور اسی سے بندے اور خدا کے درمیان ایک تعلق قائم ہوتا ہے جو بندے کو خدا کے قریب کرتا ہے اور اس کا اصل مقصد روحانیت میں ترقی کرنا اور خدا کا قرب پانا ہے حضور نے سچے مومن کی تیسری نشانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مومن اللہ کی راہ میں بھی خرچ کرتے ہیں اور اپنے بھائیوں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے بھی خرچ کرتے ہیں اور یہ خرچ دولت کا بھی ہے اور دیگر صلاحیتوں کا بھی ہے جو دوسروں کی بھلائی کے لئے خرچ کرتے ہیں اسی کے ذریعہ مومنوں میں ایک مضبوطی پیدا ہوتی ہے اور محبت پیار اور امن و سلامتی کا معاشرہ پیدا ہوتا ہے۔

فرمایا اللہ کے فضل سے جماعت میں مال خرچ کرنے کی طرف بہت توجہ رہتی ہے جماعتی ضروریات کے لئے بھی احمدی بڑے کھلے دل سے قربانیاں کرتے ہیں اور ہر روز اس کی مثالیں دیکھنے میں آتی ہیں۔

فرمایا پھر مومن کی ایک یہ نشانی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترنے والی تعلیم کو ماننا ضروری ہے آپ کو خاتم الانبیاء ماننا ضروری ہے اس یقین پر قائم ہوں کہ قرآن کریم آخری شرعی کتاب ہے اور اس کے تمام احکامات ہمارے لئے ہیں اور ہمیں اس پر ایمان لانا اور ماننا ضروری ہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آنے والے سب انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے اور یہ بھی ایک مومن کی خصوصیت ہے۔

فرمایا یہ صرف اسلام کی خصوصیت ہے کہ اس نے پہلے انبیاء کی صداقت پر بھی مہر لگادی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی غلامی میں جو آئے اور جو وحی نازل ہو اس پر بھی یقین رکھنا اور آنے والے مسیح موعود کو ماننا بھی ایمان کا حصہ ہے۔ اور یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فہم قرآن اور اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کا نتیجہ ہے کہ یہ معنے ہم تک پہنچے ہیں اور ہم اس پر ایمان لائے۔

فرمایا یہاں یہ بیان فرما کر کہ جس طرح تمہارے لئے پہلے انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح تمہیں اس یقین پر بھی قائم رہنا ہوگا کہ آخرین میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کی بعثت ہوگی اس پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق ان مومنین کے لئے ہوگی جو پہلے انبیاء کی بھی تصدیق کریں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے بھی ہونگے اور بعد میں آنے والے کو بھی مانیں گے پس ہر ایک احمدی جو حقیقی مومن ہے اور اس ایمان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنا ہے اس کو اس پیغام کو ماننے کے بعد اپنے ایمان میں ترقی کرنے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بجالانے کی طرف مزید کوشش کرنی چاہئے۔

فرمایا پھر مومن ہونے کی ایک نشانی یہ ہے کہ ایک سچے مومن کی زندگی صرف ایک ذات کے گرد گھومنی چاہئے کیونکہ اس کے بغیر ایک مومن مومن کہلا ہی نہیں سکتا اور ایک مومن کا غیب پر ایمان لانا، نمازیں پڑھنا قربانی کرنا انبیاء پر ایمان اس وقت کامل ہوگا جب وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے ان تمام احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کر رہا ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شدید محبت کا کیسا اعلیٰ نمونہ ہمارے سامنے رکھا کہ کفار بھی یہ کہہ اُٹھے کہ عشق محمد ربہ کہ محمد اپنے رب پر عاشق ہوگیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ کی محبت کے لئے ایک دعا کا ذکر کر کے فرمایا یہ ہے ایک مومن کا معیار خصوصیت جس کو حاصل کرنے کی ایک مومن کو کوشش کرنی چاہئے۔ کوئی چیز بھی اللہ کے فضل کے بغیر نہیں مل سکتی اس لئے اس محبت کے حصول کے لئے بھی اسی کے آگے جھکنا اور اس سے دُعائیں کرنا ضروری ہے۔

پھر مومن کی ایک اور خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن تو صرف وہی ہیں جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیات پڑھی جائیں تو وہ ان کے ایمان کو بڑھا دیں اور وہ جو اپنے رب پر توکل کرتے ہیں فرمایا صرف مومن ہونے کا دعویٰ ہی کافی نہیں بلکہ ہر نصیحت جو کی جاتی ہے ہر مومن کو اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے مومن کی مزید خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ اور رسول کی کامل اطاعت تبھی ہوگی جب ان تمام احکامات کی پیروی ہوگی جو اللہ اور رسول نے دیئے ہیں صرف منہ سے کہہ دینا کہ ہم نے سنا کافی نہیں ہوگا۔ اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مومن کی ایک بہت بڑی خصوصیت اطاعت ہے امن قائم کرنے کے لئے تھوڑا سا نقصان بھی برداشت کرنا ہو تو کر لینا چاہئے اور اطاعت کو ہر چیز پر مقدم سمجھنا چاہئے۔ اللہ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنا اور اس پر توکل کرنا یہ ایسی چیز ہے جس پر اللہ تعالیٰ انعامات سے نوازتا ہے اور پھر ایسے ذرائع سے مدد فرماتا ہے کہ پھر انسان سوچ بھی نہیں سکتا اور یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

فرمایا اللہ کا ذکر اور اس کی آیات ایک مومن کو خوف میں بڑھاتی ہیں اور اس کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بصیرت افروز اقتباس پیش کرتے ہوئے حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اللہ تعالیٰ سے ایک سچا اور مضبوط رشتہ قائم کرتے ہوئے ان تمام خصوصیات کو اپنانے والے بنیں جو ایک سچے مومن کے لئے ضروری ہیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور اپنے فضلوں کی چادر میں ہمیں ہمیشہ لپیٹے رکھے۔ ☆☆☆

خطبہ جمعہ

اسلام ایک ایسا بابرکت اور خدا نما مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص سچے طور پر اس کی پابندی اختیار کرے اور ان تعلیموں اور ہدایتوں اور وصیتوں پر کار بند ہو جائے جو خدائے تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف میں مندرج ہیں تو وہ اسی جہان میں خدا کو دیکھ لے گا۔

مختلف آیات قرآنیہ کے حوالہ سے بعض ایسی تعلیمات و ہدایتوں کا ذکر جن کی طرف فی زمانہ خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے اور جن پر عمل کر کے دنیا میں امن و سلامتی کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔

اَلسَّلَام خدا سے فیض پانے کے لئے سچائی پر چلنا اور اس حد تک اس پر قائم ہونا ہے کہ جو چاہے حالات گزر جائیں، اپنا نقصان بھی ہو جائے تو بھی سچائی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔

یہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر نہ چلنے کا نتیجہ ہے کہ بہت سے مسلمان ممالک میں اپنے ہی اس سلامتی سے بے فیض ہو رہے ہیں جس کی مسلمانوں کو تاکید کی گئی ہے۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سلامتی کا وعدہ فرمایا ہے۔

سری لنکا میں جماعت کی مخالفت میں شدّت اور وہاں کے احمدیوں کے لئے دعا کی خاص تحریک۔

سری لنکا کے احمدیوں سے بھی مَیں کہتا ہوں کہ آپ لوگ بھی صبر اور استقامت کا مظاہرہ کرتے رہیں۔
انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے وعدے یقیناً پورے ہوں گے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 18 رمئی 2007ء بمطابق 18 رہجرت 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”ہزار ہزار شکر اس خداوند کریم کا ہے جس نے ایسا مذہب ہمیں عنایت فرمایا جو خدا دانی اور خدا ترسی کا ایک ایسا ذریعہ ہے“۔ یعنی خدا کو پہچاننے، جاننے اور خدا سے ڈرنے یا تقویٰ اختیار کرنے کا ایک ذریعہ ہے ”جس کی نظیر کبھی اور کسی زمانے میں نہیں پائی گئی۔ اور ہزار ہا درُود اس نبی معصومؐ پر جس کے وسیلہ سے ہم اس پاک مذہب میں داخل ہوئے۔ اور ہزار ہا رحمتیں نبی کریمؐ کے اصحاب پر ہوں جنہوں نے اپنے خونوں سے اس باغ کی آبپاشی کی۔ اسلام ایک ایسا بابرکت اور خدا نما مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص سچے طور پر اس کی پابندی اختیار کرے اور ان تعلیموں اور ہدایتوں اور وصیتوں پر کار بند ہو جائے جو خدائے تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف میں مندرج ہیں تو وہ اسی جہان میں خدا کو دیکھ لے گا“۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 25 مطبوعہ لندن)

پس خدا نما مذہب سے فیض اٹھانے کے لئے سچے طور پر اُس کی پابندی اختیار کرنی ہو گی اور سچی پابندی کس طرح اختیار کی جا سکتی ہے؟ اس بارے میں آپؑ فرماتے ہیں کہ ان ہدایتوں اور وصیتوں اور تعلیموں پر کار بند ہونا ہو گا۔ ان پر مکمل عمل کرنا ہو گا جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں بتائی ہیں۔ اور یہ ہدایتیں، یہ احکامات جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے، ایک جگہ فرمایا پانچ سو اور ایک جگہ فرمایا سات سو ہیں، جو قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر پھیلے ہوئے ہیں۔ اگر مزید جزئیات میں جائیں تو شاید اس سے بھی زیادہ ہو جائیں گی۔

تو بہرحال اللہ تعالیٰ نے ہمارے اس عظیم مذہب کا نام جو اسلام رکھا ہے تو اس لئے کہ اس میں ہر حکم جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں دیا ہے، اس کا آخری نتیجہ امن، محبت، پیار اور بھائی چارے کا قیام، تمام برائیوں کو چھوڑنا اور انتہائی کوشش سے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے۔ اور یہی چیزیں ہیں جو خدا تعالیٰ کا دیدار کرواتی ہیں۔ اس خدا کا اپنا نام بھی اَلسَّلَام ہے، جو ہمارا خدا ہے، جو ہر مومن سے اُن نیک اعمال کی وجہ سے اس دنیا میں بھی اور مرنے کے بعد کی اخروی زندگی میں بھی سلامتی کا وعدہ کرتا ہے۔ پس اگر غور کریں تو مسلمان ہونے کے بعد ایک عظیم ذمہ داری کا احساس ابھرتا ہے، اور ابھرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نام سے موسوم کر رہا ہے جو اس کا اپنا نام ہے اور یہ چیز یقیناً اس طرف توجہ دلاتی ہے اور دلانے والی ہونی چاہئے کہ ہم اپنے آپ کو مسلمان کہلانے کے بعد صرف منہ سے یہ کہنے پر اکتفا نہ کریں کہ الحمدللہ مَیں مسلمان ہوں، بلکہ اس رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کریں جو اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں۔ تبھی اسلام کے فیض سے اور صفت اَلسَّلَام کے فیض سے فیضیاب ہو سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”واضح ہو کہ لغت عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے اور یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں اور یا یہ کہ صلح کے طالب ہوں اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دیں۔ اور اصطلاحی معنی اسلام کے وہ ہیں جو اس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (البقرة:113) یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے

اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے۔ مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خداتعالیٰ کا ہو جاوے۔ ''اعتقادی'' طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خداتعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضا مندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے اور ''عملی'' طور پر اس طرح سے کہ خالصتاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر یک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجالاوے، مگر ایسے ذوق وشوق وحضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کیا آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے''۔(آئینہ کمالات اسلام ۔روحانی خزائن جلد 5صفحہ 57-58)

قرآن کریم میں سلامتی کے حوالے سے مختلف نصائح بھی ہیں اور نیک اعمال کرنے والوں کے لئے سلامتی کا ذکر بھی آیا ہے۔ وہ کس طرح ہے؟ سورۃ القصص میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۔سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ (القصص:56) یعنی اور جب وہ کسی لغوبات کو سنتے ہیں تو اس سے اعراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال ہیں، تم پر سلام ہو، ہم جاہلوں کی طرف رغبت نہیں رکھتے۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ارادے کی پیروی کرنے کے لئے، خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جو وقف کر دے گا، تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی یہ ہے کہ لغویات کا جواب لغویات سے نہیں دینا۔ احمدی سلامتی پھیلانے والا ہے اس لئے ان چیزوں سے بچو۔ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ یہ جو ہے کہ تم پر سلام ہو ''سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ'' یہ اس قماش کے لوگوں کو جو فساد پھیلانے والے ہیں اُن کو دعا دینے کے معنوں میں نہیں آتا بلکہ بچنے کے معنوں میں ہے اور بچنا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے کہ ہم تمہارے جیسے گندے اعمال نہیں کر سکتے، ہم تو اس سے بچتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہو، قانون توڑتے ہو تو یہ تمہارا فعل ہے۔ ہمیں تو حکم ہے کہ اس فساد سے بچیں۔ اس لئے احمدی کہیں قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتا اور اس طرح قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر کبھی جواب نہیں دیتا اور یہ بات اس حکم کے تحت ہے کہ لغویات سے بچو۔ اُن کو کہو کہ تم جو حرکتیں اللہ اور رسول کے نام پر کر رہے ہو اُن سے ہم اس لئے بچتے ہیں کہ یہ اللہ اور رسول کا حکم نہیں ہے۔ ہم کسی بزدلی کی وجہ سے نہیں بچتے۔ اس لئے نہیں کہ ہم اس کا جواب نہیں دے سکتے بلکہ اس لئے کہ قانون کو ہاتھ میں لے کر تمہارے جیسی حرکات کر کے ہم بھی بدامنی پھیلانے والے نہیں بن سکتے۔ ان لوگوں میں شامل نہیں ہو سکتے جو تمہاری قماش کے لوگ ہیں اور ان لغویات میں ملوث ہونا نہیں چاہتے جن میں تم ہو۔ تم جاہل ہو اس لئے کہ تم نے باوجود آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہونے کے زمانے کے امام کو نہیں پہچانا۔ جب ہم نے اس امام کو مانا ہے اور قرآن کریم کے حکم کے تحت زمانے کے امام نے جو ہمیں توجہ دلائی ہے تو ہم اب اس پر عمل کرنے والے ہیں۔

آج کل سری لنکا میں بھی بڑی شدت سے احمدیت کی جو مخالفت ہو رہی ہے۔ اور فسادیوں کا جو ایک گروہ مُلّاں کے پیچھے چل کر حرکتیں کر رہا ہے یہ تمہارے زُعم میں تو اسلام کی خدمت ہو سکتی ہے لیکن یہ تمہارا صرف زُعم ہے، حقیقت میں یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی لعنت سہیڑ رہے ہو۔ کلمہ گوؤں کو کافر کہنا، تکلیفیں پہنچانا، توڑ پھوڑ کرنا تمہیں خود اللہ تعالیٰ کی سلامتی سے باہر کر رہا ہے۔ ہم احمدی تو ہر اُس شخص کے لئے اسلام کے پھیلانے والے ہیں، جو سلامتی کے حصول کی چاہت رکھتا ہے اور تمہارے جیسے قانون شکنوں اور بدی پھیلانے والوں سے بچنے والا ہے۔ ہم اس کے ساتھ ہیں اور تم جیسے لوگوں سے ہم اعراض کرنے والے ہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سَلَام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، اللہ تعالیٰ نے اُسے زمین میں رکھا ہے پس تم اسے اپنے درمیان پھیلاؤ۔ اگر ایک مسلمان شخص ایک قوم کے پاس سے گزرے تو وہ ان پر سَلَام بھیجے۔ اگر ان لوگوں نے جواب دیا تو اس شخص کو ایک درجہ زیادہ فضیلت ملے گی کیونکہ اس نے ان کو سَلَام کرنا یاد دلایا۔ اگر انہوں نے اس کا جواب نہ دیا تو اس کا جواب وہ وجود دے گا جو ان سے بہتر ہے۔

(الترغیب والترھیب جز3۔ الترغیب فی افشاء السلام وما جاء فی فضلہ۔ حدیث نمبر 3988۔ صفحہ 373-374)

پس کسی بھی طبقے کا، کسی بھی شخص کا ہمارے سلام کا جواب نہ دینا اور آگے لغو اور فضولیات بکنا ہمیں اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی طرف سے بھی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی سلامتی پہنچانے والا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ خود سَلَام پہنچوا رہا ہو تو قبول بھی فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی خاطر صبر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کس طرح سلام بھجواتا ہے۔ قرآن کی سورۃ الرعد میں آتا ہے کہ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَائِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۔سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (الرعد:24-25) یعنی دوام کی جنتیں ہیں، ان میں وہ داخل ہوں گے۔ ایسی ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے اور وہ بھی جو ان کے آباؤ اجداد، ان کی ازواج اور ان کی اولاد میں سے اصلاح پذیر ہوئے اور فرشتے اُن پر ہر دروازے سے داخل ہو رہے ہوں گے۔ سلام ہو تم پر بسبب اس کے جو تم نے صبر کیا۔ پس کیا ہی اچھا ہے گھر کا انجام۔

پس فرشتوں کا ہر دروازے سے داخل ہو کر سلام بھیجنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مومنوں کا صبر اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں قبول ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر صبر کیا تھا اس لئے قبول ہوا اور اس صبر کی وجہ سے ان کی دوسری نیکیاں بھی اُجاگر ہو گئیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کے تمام دروازے کھول دیئے۔ پس جو صبر کسی غیر اللہ کے خوف اور ڈر کی وجہ سے نہ ہو؟ جو خدا کی رضا کے حصول کے لئے ہو وہ اللہ کی جناب میں قبول کیا جاتا ہے اور بندے کو اس کا اجر ملتا ہے۔ اور یہ سلام جو اللہ کے بندوں کو پہنچایا جا رہا ہے یہ ہمیشہ کی سلامتی کا پیغام ہے اور جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اللہ کی راہ میں اپنا وجود سونپ دینے کی وجہ سے ہے۔ پس اگر مخالفینِ احمدیت کو یہ زُعم ہے کہ ڈرا دھمکا کر کسی احمدی کو اس کے دین سے برگشتہ کر سکتے ہیں، اس کو احمدیت چھوڑنے پر مجبور کر سکتے ہیں تو یہ ان کی بھول ہے۔ چاہے وہ سری لنکا کے گورنر علوی صاحب ہوں یا پاکستان کے مُلّاں ہوں یا بنگلہ دیش کے نام نہاد علماء ہوں جن کا دین صرف فساد اور فساد ہے نہ کہ رحمت اور سلامتی۔ یا انڈونیشیا کے شدّت پسند ہوں جنہوں نے اسلام کے نام پر مسلمانوں کو، اُن مسلمانوں کو جو اللہ تعالیٰ کے احکامات بجالانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، تکلیفوں میں مبتلا کیا ہوا ہے۔

ہم انشاء اللہ تعالیٰ قانون کو ہاتھ میں نہیں لیں گے، نہ احمدی کبھی قانون ہاتھ میں لیتا ہے لیکن جہاں احمدی کو یہ خوشخبری ہے کہ اگلے جہان میں اس کو صبر کی جزا ملے گی، اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ سلامتی کے فیض پہنچاتا رہے گا، اور پہنچا رہا ہے اور احمدی کو اپنی حفاظت میں رکھتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ مومنوں کو جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قرآنی احکامات کے تابع نیک اعمال بجالانے کی کوشش کرتے ہیں جن میں حقوق اللہ بھی ہیں اور حقوق العباد بھی ہیں ان جنتوں کی بشارت دیتا ہے جہاں ہر آن مومنوں پر سلامتی فرماتا رہے گا۔

فرماتا ہے وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۔تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ (ابراھیم:24) اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ایسے باغات میں داخل کئے جائیں گے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں وہ اپنے ربّ کے حکم کے ساتھ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ ان کا تحفہ ان جنتوں میں سلام ہوگا۔

یہ نیک اعمال کیا ہیں جن کی وجہ سے ہمیں جنتیں ملیں گی اور اس کے بعد ہمیں سلامتی کا تحفہ ملے گا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے بندے کو پیدا کیا ہے۔ اس کے دین کی سربلندی کے لئے کوشش ہے۔ دین کی خاطر مالی اور جانی قربانی کرنے کی کوشش ہے۔ اس کے دین کو پھیلانے کے لئے تبلیغ میں حصہ لینا ہے۔ دعوت الی اللہ کرنا ہے۔ دنیا کو خدائے واحد کی حقیقی تصویر دکھانا ہے۔ نیکیوں کی تلقین کرنا ہے جس میں بہت سارے حقوق العباد آجاتے ہیں جس کے بارے میں فرمایا کہ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران آیت نمبر111) یعنی مومن نیکی کی ہدایت کرنے والے ہیں اور برائی سے روکنے والے ہیں۔ پس جہاں ایک مومن کو اپنے میں سے برائیاں ختم کرنے والا اور نیکیاں اختیار کرنے والا ہونا ہے وہاں ایک مومن سلامتی کے پیغام کو دوسرے تک پہنچانے والا بھی ہے۔ اور اس زمانے میں یہ فیض صرف احمدی کو حاصل ہے، صرف احمدی اس فیض سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ یہ اعزاز صرف احمدی کو حاصل ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے کہ اسلام کے محبت و پیار کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے۔

پھر نیک اعمال بجالانے میں سب سے اہم کام رشتہ داروں سے حسن سلوک ہے جس سے سلامتی کا پیغام ہر طرف پھیلے گا۔ ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی ہے۔ اس طرف توجہ ہوگی تو معاشرے میں امن قائم ہوگا۔ یہ حقوق کی ادائیگی جس طرح اپنے بھائی کے لئے ہے اسی طرح غیر کے لئے بھی ہے۔ پھر نیک اعمال میں غرباء کی دیکھ بھال ہے۔ یہ بھی ایک ایسا کام ہے جس سے ہر طرف سلامتی کا پیغام پہنچتا ہے۔ پھر نیک اعمال میں امانت کا حق ادا کرنا ہے۔ اپنے وعدوں کا پورا کرنا ہے اور یہ ایک ایسا کام ہے جو معاشرے میں سلامتی بکھیرنے والا ہے۔ ان باتوں کے قرآن شریف میں ذکر آئے ہوئے ہیں۔ آج

معاشرے کے اکثر فساد اس لئے ہیں کہ امانت کی ادائیگی صحیح طرح نہیں کی جاتی اور عہدوں کا پاس نہیں کیا جاتا۔ صرف اپنے حقوق کا خیال نہیں ہونا چاہئے بلکہ دوسروں کے حقوق کا خیال بھی ہونا چاہئے۔ جب یہ صورتحال پیدا ہوگی تو امن اور سلامتی معاشرے میں قائم ہوگی۔ پھر یہ ہے کہ صرف حقوق کا خیال نہیں کرنا بلکہ دوسرے کا حق نہ ہونے کے باوجود احسان کرتے ہوئے، قربانی کر کے دوسرے کی ضروریات کا بھی خیال رکھنا اور پھر یقیناً معاشرے میں امن اور سلامتی اور پیار پھیلانا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی مدد کے وقت اسے اکیلا چھوڑتا ہے اور جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے اور جس نے کسی مسلمان سے اس کی تکلیف دُور کی تو اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن کی تکالیف میں سے تکلیف دُور کر دے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے روز پردہ پوشی فرمائے گا۔

(بخاری کتاب المظالم باب لَا یظلم المسلم المسلم ولَا یسلمہ۔حدیث نمبر 2442)

پھر نیک اعمال میں سے حسن ظن ہے۔ اکثر جھگڑے معاشرے میں بدظنیوں کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ معاشرے کا امن غارت ہو رہا ہوتا ہے اس لئے کہ کسی بات کے خود ساختہ غیر حقیقی نتائج نکال لئے جاتے ہیں اور پھر اس پر فساد شروع ہو جاتا ہے۔ کئی معاملے آتے ہیں بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ دو بھائیوں میں اس وجہ سے تعلقات خراب ہو گئے کہ ایک کو یہ شک پڑ گیا کہ یہ میرا مال کھا گیا ہے۔ دوسرے ملک میں ہونے کی وجہ سے یا بعض وجوہات کی وجہ سے کسی مشترکہ جائیداد میں جو فروخت نہیں ہوئی، یہ شک ہو گیا کہ وہ فروخت کر کے کھا گیا ہے اور دوسرا بھائی چاہے لاکھ کہے کہ معاملہ اس طرح نہیں ہے، ابھی تو جائیداد اسی طرح پڑی ہے، فروخت نہیں ہوئی لیکن کیونکہ بدظنی نے دل میں جگہ لے لی ہے اس لئے ماننے کا سوال ہی نہیں ہوتا تو یہ بدظنی پھر بھائی کو بھائی سے پھاڑتی ہے اور جہاں ایک دوسرے پر سلام کا تحفہ بھیجنے کا حکم ہے وہاں ناراضگیوں کے اور غلط قسم کی باتوں کے اور جذبات کو مجروح کرنے کے لئے تیر چلائے جاتے ہیں۔ تو ایک احمدی مسلمان کو اس سے بچنے کی انتہائی کوشش کرنی چاہئے اور حسن ظن رکھنا چاہئے۔ میاں بیوی کے جھگڑے ہوتے ہیں، اسی طرح معاشرے میں دوسرے جھگڑے ہوتے ہیں۔ ان میں بھی بعض تو حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں لیکن بہت سے ایسے بھی ہیں جو بدظنیوں کی پیداوار ہوتے ہیں اور گھروں کے امن وسکون کو برباد کر رہے ہوتے ہیں۔ پھر یہ بدظنی ہی ہے جس نے آج مسلمانوں کو زمانے کے امام ،حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے سے روکا ہوا ہے اور اسی وجہ سے اب جبکہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کو نہیں مانتے تو پھر یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لینے والے ہوتے ہیں اور اس کے بدنتائج بھی سامنے آتے ہیں۔ اس کا اب یہ خمیازہ بھگت رہے ہیں۔

پھر نیک اعمال میں سے سچائی کا استعمال ہے اور ایک احمدی کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جھوٹ کی وجہ سے ایمان بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے اور یہ چیز اللہ تعالیٰ سے دور لے جانے والی بن جاتی ہے۔ پس اَلسَّلَام خدا سے فیض پانے کے لئے سچائی پر چلنا اور اس حد تک اس پر قائم ہونا ہے کہ جو چاہے حالات گزر جائیں، اپنا نقصان بھی ہو جائے تو بھی سچائی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔

پھر عفو ہے، معاف کرنا، درگزر کرنا۔ ایسا عفو کہ جس سے امن اور محبت و پیار بڑھتا ہو۔ یہ بڑا ضروری ہے۔ ایک احمدی معاشرے میں اس بات کو رواج دینے کی بہت کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا ایسا عفو کہ جس سے امن ومحبت اور پیار بڑھتا ہو۔ لیکن اگر ایک عادی مجرم کو عفو سے کام لیتے ہوئے درگزر کرتے چلے جائیں گے، معاف کرتے چلے جائیں گے تو وہ معاشرے کے امن وسکون کو برباد کرنے والا ہوگا۔ بہت سارے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ غلطیاں کرتے ہیں اور کرتے جاتے ہیں۔ ان کی سفارشیں کرنے والے بھی بہت سارے ہوتے ہیں۔ احمدی کی سوچ اس سے بہت بالا ہونی چاہئے کیونکہ پھر جو عادی مجرم ہوں ان سے کسی کو سلامتی نہیں مل سکتی۔ ہاں تکلیفیں اور پریشانیاں ضرور ملیں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ قرآنی تعلیم یہ نہیں کہ خواہ مخواہ ہر جگہ شر کا مقابلہ نہ کیا جائے اور شریروں اور ظالموں کو سزا نہ دی جائے بلکہ یہ تعلیم ہے کہ دیکھنا چاہئے کہ وہ محل اور موقع گناہ بخشنے کا ہے یا سزا دینے کا ہے۔ پس مجرم کے حق میں اور نیز عامہ خلائق کے حق میں جو کچھ فی الوقت بہتر ہو وہی صورت اختیار کی جائے۔ بعض وقت ایک مجرم گناہ بخشنے سے اور بھی دلیر ہو جاتا ہے۔ پس خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اندھوں کی طرح صرف گناہ کے بخشنے کی عادت نہ ڈالو بلکہ دیکھ لیا کرو کہ حقیقی نیکی کس بات میں ہے، آیا بخشنے میں یا سزا دینے میں۔ پس جو امر محل موقع کے لحاظ سے ہو وہ کرو، جو اصلی تعلیم خدا تعالیٰ کی ہے وہی کرو۔ تو یہ ہے تعلیم جس کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ دنیا میں امن قائم کرنا ہے نہ کہ ایسے فیصلے کرنے ہیں جن سے معاشرے کا امن برباد ہوتا ہو۔ ایک مسلمان کا اصل کام یہ ہے کہ سلامتی پھیلانے والا ہو۔ اس لئے اگر سزا سے دوسروں کے لئے سلامتی ہے تو سزا ضروری ہے۔ لیکن یہاں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ افراد کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ کسی کو سزا دیتے پھریں۔ کیونکہ بعض دفعہ اَناؤں کی وجہ سے صحیح فیصلہ نہیں کر پاتے۔ پھر اپنے حقوق ہوتے ہیں تو اس لئے بھی صحیح فیصلہ نہیں کر پاتے اور سختی کا رجحان ہوتا ہے تو ایسے موقعوں پر ہمیشہ جب بھی کوئی آپس میں معاملات ہوں، بعض دفعہ کاروباری لوگوں کے معاملات آتے ہیں یا دوسرے ایسے معاملات آتے ہیں جن میں ایک دوسرے سے روزمرہ کی ڈیلنگ (Dealing) ہو رہی ہوتی ہے اور بعض لوگوں کو روزمرہ کی یہ عادت پڑ جاتی ہے کہ ایک دوسرے کو دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں تو ایسے معاملات کو پھر نظام جماعت میں رکھنا چاہئے یا عدالت میں لے جانا چاہئے تاکہ معاشرے کی سلامتی قائم کرنے کا جو مقصد ہے وہ پورا ہو سکے۔

پھر شکر کی عادت ہے۔ یہ نیک اعمال میں سے ایک عمل ہے۔ شکر سلامتی پھیلانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس میں ایک تو بندوں کی شکرگزاری ہے۔ دوسرے خدا تعالیٰ کی شکرگزاری ہے۔ اور خدا کے بندوں کی شکرگزاری ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا بھی شکرگزار بناتی ہے۔

پھر نیک اعمال میں انصاف کے تقاضے پورے کرنا ہیں۔ عدل قائم کرنا ہے اور جس معاشرے میں عدل قائم ہوگا، انصاف کے تقاضے پورے کئے جا رہے ہوں گے تو پھر وہاں پر امن اور سلامتی کی فضا بھی ہوگی اور اسلام کی صحیح تصویر بھی کھینچی جا رہی ہوگی۔

لیکن بدقسمتی سے آج بہت سے مسلمان ممالک میں انصاف کے تقاضوں کی دھجیاں اڑائی جاتی ہیں۔ آج کل پاکستان میں دیکھ لیں کیا ہو رہا ہے نہ عدلیہ انصاف کے تقاضے پورے کر رہی ہے، نہ حکومت انصاف کے تقاضے پورے کر رہی ہے۔ اگر جج ہیں تو وہ اپنی اَناؤں میں گرفتار ہیں۔ اپنے مفاد حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سیاسی جماعتیں ہیں تو وہ وکیلوں اور ججوں کو اپنے پیچھے لگا کر اپنا اُلّو سیدھا کر رہی ہیں، اپنے مفادات حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ حکومت ہے تو انصاف کے تقاضے پورے نہ کرنے کی وجہ سے اس کے بس میں کچھ نہیں رہا۔ نتیجتاً اثر کس پر پڑ رہا ہے؟ ایک عام شہری پر، ایک غریب آدمی پر جو اپنی زندگی سے ہاتھ دھو رہا ہے۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر نہ چلنے کا نتیجہ ہے کہ دوسرے تو دُور کی بات ہے اپنے ہی اس سلامتی سے بے فیض ہو رہے ہیں جس کی مسلمانوں کو تلقین کی گئی ہے، جس کی طرف اُن کو جو اسلام سے منسوب ہونے والے ہیں توجہ دلائی گئی ہے۔ اور باوجود اس کے کہ یہ ایک بنیادی حکم ہے، لیکن مسلمان ہو کر اس سے فیض نہیں اٹھا رہے۔ تو ان لوگوں کو بھی یہ سوچنا چاہئے کہ یہ کیا ہے؟ ظاہر ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہے۔ یہ اس زمانے کے امام کے انکار کی وجہ سے ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے کھڑا کیا کہ سلامتی کا پیغام دنیا میں پھیلائے۔ ایک شخص نے خدا کے نام پر دعویٰ کیا ہے کہ سچائی اور سلامتی اب میرے ساتھ ہے اور میرے ساتھ خدائے قادر کا وعدہ ہے اور زمانے کا امام یہ اعلان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ تمہارے ساتھ سلامتی ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ:

مجھے میرے خدا نے مخاطب کر کے فرمایا ہے: اَلْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ مَعَکَ کَمَا هُوَ مَعِیْ۔ قُلْ لِّیَ الْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ قُلْ لِّیْ سَلَامٌ۔فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۔ یَاْتِیْ نَصْرُاللّٰهِ۔ اِنَّا سَنُنْذِرُ الْعَالَمَ کُلَّهٗ۔ اِنَّاسَنَنْزِلُ۔ اَنَا اللّٰهُ لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنَا۔ یعنی آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہے جیسا کہ وہ میرے ساتھ ہے۔ کہہ آسمان اور زمین میرے لئے ہے۔ کہہ میرے لئے سلامتی ہے۔ وہ سلامتی جو خدا قادر کے حضور میں سچائی کی نشست گاہ میں ہے۔ خدا اُن کے ساتھ ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں اور جن کا اصول یہ ہے کہ خلقُ اللہ سے نیکی کرتے رہیں۔ خدا کی مدد آتی ہے۔ ہم تمام دنیا کو متنبّہ کریں گے۔ ہم زمین پر اتریں گے۔ مَیں ہی کامل اور سچا خدا ہوں میرے سوا اور کوئی نہیں۔

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد 12صفحہ83-84)

تو یہ حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف ایک بات منسوب کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ یہ ایک وعدہ کیا ہے، اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی تائیدات حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ ہر لمحہ نظر آ رہی ہیں۔ جماعت کی ترقی ہمیں ہر آن نظر آ رہی ہے جو

اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہمارے ساتھ ہیں۔ اگر بعض جگہوں پر احمدی معمولی ابتلاء میں مبتلا کئے جا رہے ہیں تو یہ چیز جماعتی ترقی کی راہ میں حائل نہیں ہو رہی۔ ان ابتلاؤں سے احمدی کا ایمان مزید مضبوط ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی مومن کی یہی شان بتائی ہے۔ پس مخالفین جہاں بھی احمدیت کے خلاف فساد بھڑکانے کی کوششیں کر رہے ہیں انہیں اپنی فکر کرنی چاہئے۔ ہم نے تو اُس شخص کا دامن پکڑا ہوا ہے، ہم تو آنحضرت ﷺ کے اس عاشق صادق کے پیچھے چل رہے ہیں جس کو خدا تعالیٰ نے سلامتی کا پیغام دیا۔ اس کے ساتھ ہونے کا وعدہ فرمایا ہے لیکن تم لوگوں کے لئے، تمام نہ ماننے والوں کے لئے، اللہ تعالیٰ کی تنبیہ بھی ہے اور انذار بھی ہے جس کے نظارے اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً دکھاتا رہتا ہے اور آئندہ بھی دکھائے گا۔ پس ان لوگوں کو ہوش کرنی چاہئے کہ تم تو خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہونے والوں کے لئے انصاف کرنا نہیں جانتے جس کا حکم ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جو یہ وعدہ فرمایا ہے کہ سلامتی اس کے ساتھ ہے اور وہ انصاف کرنا بھی جانتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کے لئے عدل و انصاف کے تقاضے بھی پورے کرتا ہے تا کہ وہ ہمیشہ اس کی سلامتی کے نیچے رہیں۔

جن ملکوں میں بھی احمدیت کے خلاف شدت پائی جاتی ہے مخالفت ہو رہی ہے ان کے عوام کے لئے ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ ان نام نہاد علماء کے لئے اللہ تعالیٰ کی جو تقدیر مقدّر رہے (ان کے ساتھ کیا سلوک ہونا ہے، نظر آ رہا ہے کہ بُرا سلوک ہی ہونا ہے) اس سے اللہ تعالیٰ عوام کی اس اکثریت کو جو لاعلم ہے محفوظ رکھے۔ سری لنکا کے احمدیوں کے لئے بھی خاص طور پر دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان پر بھی رحم فرماتے ہوئے انہیں اپنی سلامتی اور حفاظت میں رکھے۔ آج کل وہ بڑے مشکل حالات سے گزر رہے ہیں۔ آج بھی جمعہ پڑھا ہے تو بڑی ٹینشن (Tension) میں پڑھا ہے۔ لیکن اللہ کا فضل ہوا۔ وقت خیریت سے گزر گیا۔ دھمکیاں بڑی تھیں۔

سری لنکا کے احمدیوں سے بھی مَیں کہتا ہوں کہ آپ لوگ بھی صبر اور استقامت کا مظاہرہ کرتے رہیں انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے وعدے یقیناً پورے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انشاء اللہ جماعت کی ہمیشہ حفاظت فرمائے گا۔ پس ہمیں اپنے اعمال کی فکر کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ہم نیک اعمال کر کے اُن فضلوں اور سلامتی کو حاصل کرنے والے بن سکیں جو اللہ تعالیٰ نے نیک اعمال کرنے والوں کے لئے مقدر کی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

درویشان قادیان

ماں کے دُلارے لاڈلے وہ باپ کے نُورِ نظر
راہِ وفا میں مِٹ گئے دنیا سے ناطہ توڑ کر
تین سو تیرہ تھے وہ اب رہ گئے بائیس یہاں
دل دریدہ چشم تر ہیں رفقا کو چھوڑ کر
اُن میں اکلوتے بھی تھے ماں باپ کے لختِ جگر
قادیاں میں آگئے تھے اُن کو تنہا چھوڑ کر
کیا کہوں؟ کیسے کروں اُن خستہ جانوں کا بیاں
دامانِ صبر تھامے رہے بچے پلوٹھے چھوڑ کر
صاحبِ ثروت تھے اُن میں صاحبِ علم و کمال
رہ گئے درویش بن کر جاہ و حشمت چھوڑ کر
اب تک نبردِ آزما وہ حادثاتِ دہر سے
عہدِ وفا پہ قائم ہیں تقویٰ کی چادر اوڑھ کر
انقلاب خونچکاں میں سربسر سینہ سپر
ڈٹ گئے تھے رزم میں انجام ہستی چھوڑ کر
ناقابلِ تسخیر ہیں یہ احمدیت کے سپوت
عہدِ درویشی نبھایا جان و جگر جی توڑ کر
اُٹھ رہا تھا نامِ احمد ازبس زمینِ قادیاں
اُن کے دم سے قائم ہے نبیوں کا حُلّہ اوڑھ کر
ہیں نشان یہ داغِ ہجرت اِنخلائے قادیاں
آباد گر الدّار ہیں اپنے گھروں کو چھوڑ کر
تاریخ سازِ احمدیت اور شعائرِ قادیان
چاکر مزارِ احمد ہیں خِرقہ درویشی اوڑھ کر
ہے آرہی خورشید وہ بانگ رحیلِ کارواں
بخش دے مولیٰ ہمیں تو لیکھا جوکھا چھوڑ کر

(خورشید پربھاکر درویش قادیان)

آپ کے خطوط آپ کی رائے

ملّاؤں کے پیچھے نہ چلو کیونکہ یہ کسی کے بھی خیر خواہ نہیں

پاکستان کے حالات بہت نازک ہیں۔ خصوصًا اسلام کے نام پر فساد برپا کرنے والوں نے تو حد ہی کر دی ہے۔ باہر کی دنیا میں بھی جو دانشور ہیں، ادیب ہیں اور صحافی سب اس المیہ کو محسوس کر رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں یہاں امریکہ کے ایک اردو کثیر الاشاعت اخبار۔ ’’پاکستان نیوز‘‘ کی ۱۹ تا ۲۵ اپریل کی اشاعت میں ایک صحافیہ نعمانہ شیخ آف نیویارک نے ’’دین ملافی سبیل اللہ فساد‘‘ کے عنوان سے ایک مضمون لکھ کر سب کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرائی ہے کہ خدا کے لئے ان ملاؤں کے پیچھے نہ چلو کیونکہ یہ کسی کے خیر خواہ نہیں۔ بلکہ اسلام کے نام پر سوائے فساد پھیلانے کے اِن کو کوئی راستہ نہیں سجھائی دیتا۔ وہ لکھتی ہیں:

’’آج کے ملاں جنہوں نے اسلام کے نام و ناموس کے لئے بظاہر اپنی زندگیوں کو وقف کر رکھا ہے، یہ مذہب کے نام سے پیشہ ور ملا ہیں۔ جنہوں نے جبر وز بردستی ملک میں اسلام نافذ کرنے کے لئے مسجد کا منبر اور خطبہ اور فتوے دینے اور مذہبی نعرے بازی کا استعمال کیا ہوا ہے‘‘۔

’’موجودہ دور میں اقتدار کے لالچی و مفاد پسند ملاں نے بنیاد پرستی و تنگ نظری، فرقہ پرستی فتنہ پروری سے اسلامی سلطنتوں کو غیر مستحکم کر کے تباہ و برباد کرنے پر تُلا ہوا ہے۔‘‘

کاش مسلمان ہوش کے ناخن لیں۔ اور کاش مسلمان حکمران اپنے اپنے ملکوں میں ان پر نکیل ڈالنے اور طوفان بے تمیزی برپا کرنے سے روکنے میں کامیاب ہوسکیں۔ ملا بہر حال پاکستان سمیت کسی بھی ملک کے نہ اپنے مفاد میں ہے نہ اسلام کے مفاد میں۔ ع ’’شائد کہ اُتر جائے ترے دل میں مری بات‘‘ (سید شمشاد احمد لاس اینجلس امریکہ)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
مسرور | شہروز | اَسد
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072
BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA- 700046
BANI DISTRIBUTORS
5, SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072
PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

عمر مسیح

مقام وفات، تاریخ وفات اور قبر مسیح

(صدیق اشرف علی – موگرال کیراله)

پچھلے دنوں ایک چارٹ دیکھنے کا موقعہ ملا۔ جو دارالخلیج العربی لطباعۃ سے شائع ہوا تھا جس میں ایک درخت کی شکل میں اس میں لگے ہوئے پھول پتیوں کی شکل میں انبیاء کرام کے نام لکھے ہوئے دکھائے گئے تھے اور اس چارٹ کے نیچے انبیاء علیہ السلام کی عمریں بھی (مدۃ حیاۃ تقریباً کے عنوان سے) دکھائی گئی تھیں۔ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ۳۳ سال بتائی گئی ہے۔ جبکہ عام مسلمانوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ کی عمر ۳۳ سال نہیں بنتی بلکہ وہ اب تک ان کو آسمان پر زندہ خیال کرتے ہیں۔

اس چارٹ کو دیکھ کر خاکسار کو خیال آیا کہ قارئین کرام کے سامنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر اور مقامِ وفات اور تاریخ وفات کے بارے میں کچھ مختصر حالات تحریر کرے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے نبی ہیں جن کا تعلق دنیا کی آبادی کی ایک بھاری اکثریت کے ساتھ ہے اور دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کے عقائد سے جن کا تعلق ہے اور ابتداء سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت ایک اختلاف کا مرکز رہی ہے۔ ان کی عمر کے بارے میں بھی اختلاف ابتداء سے چلا آرہا ہے ذیل میں ان کے بارے میں مختلف لوگوں کے عقائد مختصراً پیش کئے جاتے ہیں۔

یہودیوں کا عقیدہ

سب سے پہلے ہم یہودیوں کے (بنی اسرائیل کے) عقیدہ کو لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان (یہودیوں) ہی کی طرف رسول بنا کر بھیجا تھا (سورہ ال عمران آیت ۵۰) لیکن یہودی حضرت عیسیٰ کو سچا نبی یا رسول نہیں مانتے کیوں کہ وہ لوگ توراۃ میں لکھی ہوئی پیشگوئی کی روشنی میں مسیح کے آنے سے پہلے ایلیا (الیاس نبی) کا آسمان سے آنا ضروری خیال کرتے تھے مگر حضرت عیسیٰ نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی کہ آسمان پر نہ کوئی جاتا ہے اور نہ آسمان سے کوئی اُترتا ہے۔ ایلیا کے آنے کی پیشگوئی یحیٰی نبی کے آنے سے پوری ہو چکی ہے۔ لیکن یہودیوں نے ان کی یہ بات نہ مانی اور انہوں نے مسیح کو صلیب دیکر مارنے کا ارادہ کرلیا۔ وہ حضرت عیسیٰ کو جھوٹا ثابت کرنا چاہتے تھے کیونکہ تورات میں لکھا ہے کہ صلیب پر مارا جانے والا جھوٹا ہوتا ہے چنانچہ یہودیوں نے حضرت مسیح کو جن کو وہ جھوٹا نبی مانتے تھے۔ صلیب پر چڑھا کر مار دیا۔ اور اس طرح یہودیوں کے نزدیک مسیح کی عمر ۳۳ سال بنتی ہے۔

مگر قرآن کریم یہودیوں کے اس دعویٰ کو رد کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ (نساء:۱۵۸) یعنی یہودی نہ مسیح کو قتل کر سکے اور نہ ہی صلیب دیکر مار سکے وَلٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ یعنی جب مسیح کو صلیب سے اُتارا گیا تو ان کو مسیح مردوں کی مانند نظر آئے۔ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا یعنی وہ یقینی طور پر مسیح کو قتل نہیں کر سکے۔ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا (النساء:۱۵۸) یعنی اللہ تعالیٰ کی غالب حکمت نے مسیح کو صلیبی موت سے بچالیا۔

تاریخ سے بھی پتہ چلتا ہے کہ پیلاطوس (وہ جج جس کی عدالت میں مسیح کا مقدمہ تھا) مسیح کو صلیب سے بچانا چاہتا تھا۔ لیکن یہودیوں کے بار بار مجبور کرنے پر پیلاطوس نے یہ چالاکی کی کہ مسیح کو صلیب دینے کا حکم ایسے وقت دیا جب شام ہو چکی تھی تا کہ مسیح کم از کم وقت صلیب پر لٹکا رہے اور چونکہ دوسرے دن ہفتہ کا دن تھا اس لئے جمعہ کے روز غروب آفتاب کے بعد کسی کو صلیب پر لٹکے رہنے دینا یہودیوں کے مذہبی عقیدہ کے خلاف تھا۔ ایسے میں خدا کی تائید اس رنگ میں بھی ظاہر ہوئی۔ ایک سخت آندھی چلی۔ جس کی وجہ سے لوگ خوف کے مارے صلیب کی جگہ سے دور چلے گئے اور مسیح کو بچانے کی راہ آسان ہوگئی اور جب مسیح کو اور ان چوروں کو جن کو مسیح کے ساتھ صلیب دیا گیا تھا۔ صلیب سے اتار لیا گیا۔ تو وہ دونوں چور زندہ تھے اس لئے معمول کے مطابق ان کی ٹانگیں توڑ کر اُن کو مار دیا۔ مگر جب انہوں نے مسیح کو دیکھا تو وہ مردوں کی مانند دکھائی دیا۔ اس لئے مسیح کی ٹانگیں نہ توڑی گئیں۔ حقیقت میں مسیح اس وقت زندہ تھے جیسا کہ انجیل میں لکھا ہے۔ یہودیوں کے سپاہیوں میں سے ایک نے مسیح کے پہلو میں برچھا مارا تو آپ کے بدن سے خون اور پانی نکلا جو سائنسی لحاظ سے زندگی کی واضح علامت تھی۔

عیسائیوں کا عقیدہ

عیسائی بھی حضرت مسیح کی عمر ۳۳ سال ہی مان کر چلتے ہیں۔ مقام وفات کے بارے میں بھی وہ یہودیوں کے ہمنوا ہیں۔ عیسائی مسیح کے صلیب پر لعنتی موت کے قائل ہیں تفصیل اس اجمال کی کسی قدر یہ ہے کہ بقول عیسائی حضرات مسیح خدا کا بیٹا تھا انسانی شکل میں مریم کے پیٹ سے پیدا ہوا اور انسان کے موروثی گناہ جو آدم کی ایک خطا کے نتیجہ میں جو نسلِ انسانی میں ہزاروں سال سے چلتا چلا آرہا تھا۔ اُن تمام گناہوں کے عوض میں مسیح نے اپنے لئے لعنتی موت کو پسند کرلیا۔ اس طرح یہودیوں کے ہاتھوں صلیب پر جان دیدی اور بقول ان کے اس لعنتی موت کے بعد مسیح نے اپنا انسانی جامہ اتار پھینکا اور خدا کے بیٹے کا جامہ پہن لیا اور آسمان پر خدا تعالیٰ کے دائیں جانب جا کر بیٹھ گیا۔ (مرقس باب ۱٦ آیت ۱۹-۲۰)

مگر نہایت افسوس ہے کہ عیسائیوں کے اس مفروضہ کو خود انجیل بھی قبول نہیں کرتی بلکہ یکسر ٹھکراتی ہے۔ اوّل تو مسیح نے کبھی نہیں کہا کہ میں تمہارے گناہوں کے عوض جان دے رہا ہوں۔ بلکہ خدا کے حضور رو کر اور گڑگڑا کر اور تضرع سے دعا مانگی کہ اے خدا کسی طرح موت کا یہ پیالہ ٹال دے اور حواریوں کو رات بھر جگا کر دعا کرنے کے لئے کہا اور صلیب پر چڑھتے ہوئے یہ صدا دی ایلی ایلی لما سبقتنی (متی باب ۲۷ آیت ۴٦) یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ مطلب یہ ہے کہ مجھے یقین ہے کہ تو ہرگز مجھے نہیں چھوڑے گا۔

اور صلیبی موت سے زندہ بچ جانے کی پہلے سے خوشخبری دی اور اس صلیبی واقعہ کو یونس نبی کے زندہ مچھلی کے پیٹ میں جانے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہنے اور پیٹ سے زندہ نکلنے کے نشان کے مشابہ قرار دیا۔ (متی باب ۱۲ آیت ۴۰-۴۱) اور صلیب سے زندہ بچ جانے کے بعد جب توما اور شاگردوں نے شک ظاہر کیا تو ان کے سامنے مچھلی اور روٹی کھا کر ان کے شک کا ازالہ کیا اور اپنے ہاتھوں اور پسلیوں کے زخم (صلیب کے موقعہ کے زخم) ان کو دکھائے اور ان کو یقین دلایا کہ میں صلیب پر مرا نہیں۔

(دیکھیں یوحنا باب ۲۰ آیت ۲۰ تا ۳۰)

نیز واقعہ صلیب سے پہلے ہی یوسف ارمتیاہ (جو مسیح کا شاگرد تھا اور خیر خواہ تھا) نے پہلے سے ہی کافی مقدار میں زخموں پر لگانے کے لئے دوائی تیار رکھی تھی۔ جو واقعہ صلیب کے بعد ایک قبر نما کھلے کمرہ میں اس کے زخموں پر لگائی گئی اور ان دوائیوں کی تاثیر سے مسیح جلد شفایاب ہوگئے۔ نیز جس کپڑے میں مسیح کو لپیٹا گیا تھا۔ وہ مقدس کپڑا اجواب تک محفوظ ہے۔ اس کپڑے پر موجودہ زمانہ میں جو تحقیقات خود عیسائی سائنسدانوں نے کی ہیں۔ اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح زندہ تھے۔

مسلمانوں کا عقیدہ

عام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ عین اس وقت جب یہودی مسیح کو صلیب دینے لے جا رہے تھے خدا تعالیٰ نے ایک اور شخص کو مسیح کی شکل پہنا دی اور یہودیوں نے عیسیٰ کے دھوکہ میں دوسرے شخص کو صلیب پر چڑھا دیا۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ اس دوسرے شخص نے کوئی احتجاج بھی نہیں کیا۔ اس من گھڑت کہانی کا ذکر نہ قرآن میں ہے۔ نہ ہی حدیث میں ہے اور نہ ہی انجیل میں ہے اور نہ تاریخ کی کسی کتاب میں ہے کہ وہ کون تھا جس کو ناحق مسیح کی جگہ جان دینی پڑی۔ اس مفروضہ کا نہ سر ہے نہ پیر۔ الف لیلوی کہانیوں کی مانند عام مسلمان اپنے آباء اجداد سے یہ کہانی سنتے چلے آئے ہیں اور آگے دہراتے چلے جاتے ہیں۔ عام مسلمانوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اس موقعہ پر خدا تعالیٰ نے عیسیٰ کو آسمان پر اٹھا لیا۔ اور آج بھی چوتھے آسمان پر زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہونگے۔ اس لحاظ سے مسلمانوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر آج ۲۰۰۷+۳۳= ۲۰۴۰ بنتی ہے۔

عام مسلمانوں کا یہ عقیدہ قرآن، حدیث، صحابہ اور سلف صالحین کے عقیدہ کے مخالف ہے۔ صحابہ کرام اور ابتدائی مسلمانوں کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام نعوذ باللہ آسمان پر زندہ ہیں دراصل اُن کا آسمان پر جانا اور دوبارہ آسمان سے اترنا۔ عیسائیوں کے عقیدہ کے ساتھ بہت زیادہ میل کھاتا ہے۔ اس لئے اس بات کا غالب امکان ہے کہ یہ غلط عقیدہ عیسائیوں سے ہی مسلمانوں میں جگہ پایا ہو۔ جب پہلی صدی ہجری کے آخر میں عیسائی کثرت سے اسلام میں داخل ہوئے۔

قرآن کریم بہت واضح رنگ میں فرماتا ہے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (آل عمران :۱۴۵) یعنی سید الرسل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل سارے انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔ بخاری شریف میں لکھا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ غم کی شدّت سے یہ یقین نہ کرتے تھے کہ آپ فوت ہوئے ہیں۔ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مندرجہ بالا آیت تلاوت کر کے آپ کے فوت ہونے کا یقین دلایا اور کل صحابہ نے اس بات پر اجماع کیا۔ آپ سے قبل سب نبی (بشمول عیسیٰ) فوت ہو چکے ہیں۔

ایسا ہی آیت مَاالْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا

رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (المائدہ:۷۶) کہہ کر عیسیٰ کی موت کو یقینی بنا دیا اور کوئی استثناء باقی نہیں رکھا۔

قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنا اقرار بھی موجود ہے کہ میں عام نبیوں کی مانند فوت ہو چکا ہوں۔ چنانچہ سورہ مائدہ میں قیامت کے روز حضرت عیسیٰ کے ساتھ اپنی ایک بات چیت کا ذکر کرتے ہوئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے: کیا تو نے خود کو اور تیری والدہ کو اللہ کے سوا عبادت کرنے کا حکم اپنی قوم کو دیا تھا جس کے جواب میں حضرت عیسیٰ فرمائیں گے ہرگز نہیں۔ جب تک میں زندہ رہا میں اس پر شاہد ہوں مگر جب تو نے مجھے موت دیدی تو اس کے بعد کی بات کا مجھے علم نہیں۔ (سورہ مائدہ: ۱۱۷-۱۱۸)

بخاری میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بالکل ایسا ہی ایک واقعہ میرے ساتھ قیامت کے روز پیش آئے گا اور آپ فرماتے ہیں میں بھی وہی جواب دوں گا جو اللہ کے نیک بندہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دیا یعنی فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ یعنی جب تو نے مجھے وفات دیدی تو اس کے بعد کی باتوں کا تو ہی نگران تھا۔ (صحیح بخاری جلد ۳ صفحہ ۱۳۴۳-۱۳۴۴)

احمدی مسلمانوں کا عقیدہ

احمدی مسلمانوں کا عقیدہ قرآن، حدیث، صحابہ کرام اور سلف صالحین کے عقیدہ کے مطابق یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عام انسان تھے اور دوسرے نبیوں کے مانند ایک نبی تھے جیسا کہ قرآن فرماتا ہے اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ (سورہ آل عمران: ۶۰) یعنی عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے اگر خدا کے اذن سے عیسیٰ بن باپ پیدا ہوا تھا تو آدم بھی خدا کے اذن سے بن ماں باپ پیدا ہوا تھا۔ اس لئے عیسیٰ علیہ السلام کو کوئی زائد فوقیت دینے کی ضرورت نہیں۔ حضرت عیسیٰ تو بنی اسرائیل کو تورات کی تعلیم پر چلانے آئے تھے۔ وہ محض بنی اسرائیل کے نبی تھے (آل عمران: ۵۰) وہ مسلمانوں کی طرف آنے والے نبی نہیں تھے۔

خدا تعالیٰ نے ہر نبی کے لئے ایک طبعی عمر مقرر کی ہے۔ اور غیر طبعی اور لمبی زندگی نہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کسی نبی کو زندہ رکھنا چاہتا تو وہ سید الانبیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ رکھتا آپ رحمۃ للعالمین تھے۔ آپ اس بات کے زیادہ حق دار تھے۔ خدا تعالیٰ خود یہ بات یوں بیان کرتا ہے۔ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ۔ (الانبیاء: ۳۵) یعنی یہ کیسے ممکن ہے تجھے تو میں موت دیدوں اور دوسروں کو لمبی عمر دیدوں۔ یعنی ایسا کرنا ہوتا تو میں تجھے لمبی عمر دیتا۔

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کیا خوب فرماتے ہیں:

قَدْ مَاتَ عِيْسٰى مُطْرِقًا وَنَبِيُّنَا حَيٌّ وَرَبِّيْ اِنَّهٗ وَافَانِيْ

یعنی زندگی کے لائق نبی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تعلق ہے وہ تو سر جھکا کر کبھی کے فوت ہو چکے ہیں۔ میرے رب کی قسم آپ نے مجھ سے ملاقات بھی کی ہے۔ آپ پھر فرماتے ہیں:

اَحْيَيْتَ اَمْوَاتَ الْقُرُوْنِ بِجَلْوَةٍ

یعنی نہ صرف یہ کہ حقیقتاً تو زندہ ہے بلکہ تو نے اپنی روحانی افاضہ کے طفیل صدیوں کے مردوں کو ایک ہی جلوہ سے زندہ کر دیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں کے ساتھ بات کرتے ہوئے فرمایا: کیا تمہیں نہیں معلوم ہمارا رب زندہ ہے اور کبھی نہیں مرتا۔ اور عیسیٰ (یعنی تمہارے خدا) پر فنا آچکی ہے۔ (کتاب اسباب النزول مطبوعہ بیروت صفحہ ۶۸)

عمر مسیح

ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر کا ذکر کرتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک حدیث میں فرماتے ہیں۔ اللہ نے خبر دی ہے کہ کوئی نبی نہیں گزرا جس کی عمر پہلے نبی سے آدھی نہ ہوئی ہو اور یقیناً عیسیٰ ابن مریم ایک سو بیس سال کی عمر تک زندہ رہے تھے۔ پس میں سمجھتا ہوں میری عمر ساٹھ سال تک جائے گی۔ (کنز العمال باب الثانی الفصل الاوّل فی فضائل سائر الانبیاء جلد ۱۱ صفحہ ۴۷۹)

سفر مسیح

حضرت عیسیٰ علیہ السلام محض فلسطین میں رہنے والے یہودیوں کی طرف بھیجے گئے نبی نہیں تھے بلکہ تمام یہودیوں (بنی اسرائیل) کی طرف آئے تھے۔ جبکہ اُس وقت یوروشلم میں بنی اسرائیل کے دو قبیلے آباد تھے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ خود فرماتے ہیں: ''اور میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں مجھے ان کو بھی لانا ضروری ہے اور وہ میری آواز سنیں گی۔'' (یوحنا باب ۱۰ آیت ۱۶)

اسی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے وحی کی کہ ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف ہجرت کر۔ چنانچہ حدیث میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو وحی کرتے ہوئے فرمایا اے عیسیٰ تو ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف نقل مکانی کرتے رہو تاکہ لوگ پہچان کر تکلیف نہ پہنچائیں۔ (جیسا کہ یروشلم میں صلیب دیکر تجھے مارنے کی کوشش کی تھی)۔ (کنز العمال صفحہ ۱۵۸)

چنانچہ تاریخ سے پتہ چلتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی روشنی میں ایران افغانستان وغیرہ (جہاں جہاں بنی اسرائیل آباد تھے) ممالک کا سفر اختیار کیا۔ (تفصیل کا یہاں موقعہ نہیں) ایک شاگرد بھی آپ کے ساتھ تھا۔ اس شاگرد توما کی قبر مدراس میں موجود ہے۔ اور آپ کی والدہ بھی آپ کے ہمراہ موجود تھی۔ اور بالآخر آپ کشمیر تشریف لائے۔ چنانچہ قرآن مجید میں لکھا ہے آپ کو یہودیوں کی بہت ساری سازشوں اور تکلیفوں سے بچانے کے بعد نہایت پُرسکون اور چشموں والی اور اونچی اور روح افزا مقام پر پناہ دی اور آپ کی والدہ کو بھی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاٰوَيْنٰهُمَا اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ۔ (المومنون: ۵۱)

یعنی ہم نے ان دونوں کو ایک اونچی جگہ پر پناہ دی۔ جو ٹھہرنے کے قابل اور چشمے والی تھی۔

قبر مسیح

چنانچہ ۱۲۰ سال کی عمر میں حضرت عیسیٰ وفات پا کر سری نگر میں دفن ہوئے۔ جہاں آپ کی قبر موجود ہے۔ تفصیل کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتاب 'مسیح ہندوستان میں' پڑھیں۔ اس بارے میں نئی نئی تحقیقات بھی ہو رہی ہیں۔

تاریخ وفات

حضرت امام حسنؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی وفات اسی رات کو ہوئی جس روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوئی یعنی ماہ رمضان کی ستائیسویں تاریخ کو (الطبقات الکبریٰ جلد ۳ صفحہ ۲۸)

دنیا میں کئی نبی گزرے ہیں مگر ان کی عمر تاریخ وفات اور ان کی قبر کے بارے میں ہمیں معلومات حاصل نہیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے نبی ہیں جن کے بارے میں بہت ساری باتیں ان کی عمر کے بارے میں ان کی وفات کے بارے میں معین رنگ میں ہمیں دستیاب ہیں۔

خلاصہ مضمون

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ۱۲۰ سال تھی اور ان کی وفات ماہ رمضان کی ستائیس تاریخ کو ہوئی اور وہ کشمیر میں فوت ہوئے اور ان کی قبر سری نگر محلہ خانیار میں ہے اور ان کی یہ قبر مسلمانوں کی قبر کے طرز پر نہیں بلکہ یہودیوں کے طرز پر ہے یعنی شرقاً غرباً۔

خدا کرے دنیا حقیقت کے قریب آجائے اور وہ اس عقیدہ کو قبول کریں جو قرآن مجید، حدیث، اقوال صحابہ، اور تاریخی شواہد کے عین مطابق ہیں۔ آمین

☆☆☆

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M)98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

ایک سوال کا جواب

واقعہ صلیب کے بعد حضرت مریم صدیقہ کہاں گئیں؟

ولیم سُمتھ کی بائبل ڈکشنری میں ’’مریم‘‘ کے عنوان کے نیچے لکھا ہے:-

’’مذہبی اور غیر مذہبی لٹریچر میں شاید ہی کوئی ایسی شخصیت ہوگی جس کے اردگرد روایات کا اتنا تانا بانا بُنا گیا ہو اور جس کے سوانح کا حصہ اتنا مختصر ہو جتنا مقدس مریم کا ہے‘‘۔

اِن الفاظ سے ایک مورخ کی مشکلات کا اندازہ کیجئے۔ بہرکیف عیسائی آثار کی روشنی میں واقعہ صلیب کے بعد مریم صدیقہ کی زندگی کا مختصر خاکہ پیش خدمت ہے۔

اناجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ جب یہود نامسعود نے حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر چڑھایا تو اُس وقت حضرت مریم موجود تھیں اور بچشم گریاں اس رُوح فرسا منظر کو دکھ رہی تھیں۔ اس وقت حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی والدہ کو اپنے محبوب حواری یوحنا کی کفالت میں دیدیا۔ (یوحنا باب ۱۹ آیت ۲۶-۲۷) واقعہ صلیب کے بعد حضرت مریم حواریوں کے ساتھ مل کر عبادات میں حصہ لیتی رہیں۔ (اعمال باب ۱ آیت ۱۴)

’’اس کے بعد ہمارے پاس کوئی یقینی خبر نہیں کہ حضرت مریم کہاں گئیں اور نہ ہمیں یہ علم ہے کہ کب اور کس جگہ انہوں نے وفات پائی۔‘‘ (امریکن انسائیکلوپیڈیا زیر لفظ Mary)

قرونِ اولیٰ میں حضرت مریم کے بارہ میں عیسائی مختلف الخیال تھے:

(الف) بعض سمجھتے تھے کہ یوحنا حواری جب ایشیا میں گئے تو حضرت مریم ہمراہ تھیں۔ اس روایت سے حضرت مریم کے افسس (ایشیائے کوچک) میں جانے اور وہاں وفات پانے کی روایت مشہور ہوئی۔

(ب) مکاشفاتِ یوحنا عارف میں ابلیس کے حملہ سے ایک آسمانی عورت کے بچ نکلنے اور بیابان میں ہجرت کر جانے کا ذکر ہے۔ قرون اولیٰ کے عیسائی سمجھتے تھے کہ یہ کشف حضرت مریم کی ذات پر منطبق ہوتا ہے۔

(ج) ایک گروہ یہ سمجھتا تھا کہ حضرت مریم واقعۂ صلیب کے کچھ عرصہ بعد یروشلم میں وفات پاگئیں اور کعدون مقام پر دفن ہیں (بعد میں یہ قبر کھودی گئی اور خالی پائی گئی)

(د) بعض لوگ یہ سمجھنے لگے کہ وہ شہید ہوگئیں۔

(ہ) آخر میں روایت نے یہ شکل اختیار کرلی کہ قبر سے نکل کر مریم آسمان پر چلی گئیں اس طرح وہ زندہ جاوید ہیں۔ (آج پوپ نے صعودِ مریم کو عقیدے میں شامل کرلیا ہے)

ان روایات میں سے کونسی روایت صحیح ہے اس کا فیصلہ مصر کے آثارِ قدیمہ سے نکلنے والی اناجیل خصوصًا فلپ اور توما کی انجیل سے ہوتا ہے۔ ’’فلپ کی انجیل‘‘ عیسائیوں کے باطنی فرقہ نے دوسری صدی میں مرتب کی۔

۱۹۴۵ء میں جب بالائی مصر کے ایک قبرستان سے باطنی فرقہ کے صحائف کا انکشاف ہوا تو ان میں یہ انجیل بھی شامل تھی۔ فلپ کی انجیل میں لکھا ہے:-

"There were three who walked with the lord at all times, Mary his mother and his sister and Magdlene, whome they called his consort. For Mary was his sister and his mother and his conort."(107:5. P-35)

تین خواتین یسوع کے ساتھ ہمہ وقت شریک سفر تھیں۔ مریم اس کی ماں۔ مریم اس کی بہن اور مریم مگدلینی مؤخر الذکر خاتون کو لوگ یسوع کی رفیقۂ حیات بھی کہتے ہیں۔

اس انجیل فلپ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت کو غلط عقیدہ بتایا گیا ہے چنانچہ لکھا ہے:-

"Those who say that Lord died first and then rose up is error for he rose up first and then died."(104:15P-35)

وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ مسیحؑ پہلے مرے اور پھر زندہ ہوگئے غلطی خوردہ ہیں وہ (موت کے مشابہ حالت سے) پہلے جی اُٹھے پھر (طبعی موت سے) وفات پائی۔ صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے بچائے گئے۔ انہوں نے ایک طرح موت سے ہمکنار ہو کر نئی زندگی پائی اور پھر ان کی کسی وقت وفات ہوئی۔ زندگی بھر ان کی والدہ ان کے ہمراہ رہیں قرآن کریم کی آیت کَانَا یَاکُلَانِ الطَّعَامَ اور آیت وَاٰوَیْنٰھُمَا اِلٰی ربوۃٍ میں یہی اشارہ ہے کہ مریم اور ابن مریم اکٹھے رہے ان کو ایک شاداب سطح مرتفع پر پناہ دی گئی۔ جس مٹکے میں باطنی فرقہ نے اپنے صحائف کو دفن کیا تھا۔ اس میں مذکورہ انجیل کے علاوہ توما کی انجیل میں لکھا ہے:

’’حواریوں نے پوچھا ہمیں معلوم ہے کہ آپ ہمیں چھوڑ کر جارہے ہیں آپ کے بعد ہمارا کون ہوگا۔ حضرت مسیحؑ نے فرمایا یعقوب تم نے بہرحال اس کی طرف رجوع کرنا ہے۔‘‘ (قول ۱۲)

مریم مگدلینی کے متعلق ہے ’’میں مریم کو اپنے پاس بُلا لوں گا (یا اسے اپنے تئیں کھینچ لوں گا) تاکہ وہ بھی زندہ روح بن جائے (قول ۱۱۴) (The Gospel According to Jhowes)

عیسائیوں کے باطنی فرقہ کے صحائف قدیمہ میں واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کی موجودگی کا ذکر ہے کہ آپ جی اُٹھنے کے بعد ڈیڑھ سال یا ۵۵۰ دن تک حواریوں کے ساتھ رہے۔

دوسری صدی کے بشپ ارینی لیس کے حوالہ سے عیسائی عالم ’’ویسٹ کاٹ‘‘ لکھتے ہیں۔ ’’باطنی فرقہ کے لوگ یہ مانتے تھے کہ جی اُٹھنے کے بعد ۱۸ ماہ تک حضرت مسیحؑ حواریوں کے ہمراہ رہے۔ اس عرصہ میں تازہ وحی اور مکاشفات سے اُنہوں نے حواریوں کو مطلع کیا یہ مکاشفات باطنی فرقہ کے لٹریچر میں محفوظ ہیں۔‘‘

(An introduction to the Study of the gospels by wertcote P.408)

مصر کے آثار سے نکلنے والے صحائف ’’یعقوب کی انجیل‘‘ شامل ہے اس میں لکھا ہے کہ: ’’۵۵۰ دن تک صلیبی حادثہ کے بعد حضرت مسیح حواریوں کے ساتھ ہمسفر رہے اس دوران پطرس اور یعقوب کو آپ نے باطنی حکمتوں سے روشناس کیا‘‘۔

(The dogg of gospel of Jhomes by gartner P.P.102,103)

عیسائی روایات میں ہے کہ جب یوحنا یروشلم چھوڑ کر ایشیاء میں گئے تو حضرت مریمؑ ان کے ہمراہ تھیں۔ یوحنا پہلے ایشیا کے اس حصہ میں گئے جسے پارتھیا کہتے ہیں پھر آپ ایشیائے کوچک میں چلے گئے اس سفر میں اس مقدس امانت کو یوحنا نے اپنے آقا کے سپرد کر دیا۔ جسے صلیب کے اذیت ناک مراحل میں یوحنا کی کفالت میں دے دیا گیا تھا۔

اس کے بعد کیا ہوا؟ تاریخی قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ بلاد شرقیہ کے سفر میں حضرت مریم حضرت مسیح علیہ السلام کے ہمراہ تھیں۔

انجیل میں پطرس کے نامہ اوّل میں حضرت مریم کی ہجرت کی طرف اشارہ موجود ہے۔ پطرس نے یہ خط بابُل سے لکھا جو اس وقت پارتھی حکومت میں شامل تھا اور اسرائیل کے جلاوطنوں کا بہت بڑا مرکز تھا۔ پطرس نے اشارہ کیا ہے کہ حضرت مسیحؑ حادثہ صلیب کے بعد نئی زندگی پاکر نوحؑ کے علاقہ کی قیدی روحوں میں منادی کے لئے گئے۔ اس مکتوب میں پطرس مرقس اور اُن کے بعض شاگردوں کی بابُل میں موجودگی کا ذکر ہے۔ ایک برگزیدہ اور محترم خاتون بھی بابُل میں پطرس کے ہمراہ ہیں جو کہ مغرب میں عیسائیوں کو سلام بھیجتی ہیں۔

شیعہ کتاب بحارالانوار میں لکھا ہے کہ مریم اور ابن مریم ارض کربلا (بابل) سے گزرے اُنہوں نے حواریوں کے ہمراہ یہاں قیام فرمایا۔ (جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۵)

ظاہر ہے کہ مسیح علیہ السلام بلادِ مشرق کے سفر پر تھے۔ ان کے ہمراہ مریم اور بعض حواری تھے۔ ان قرائن سے ظاہر ہے کہ مقدس پطرس کے خط میں جس مقدس خاتون کا ذکر ہے وہ حضرت مریم ہیں۔

اس باب میں پیٹر بام کی تحقیق قابل ذکر ہے۔ پیٹر بام ایک عیسائی سکالر لکھتے ہیں: ’’ہمیں انجیل کے بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مریم اس وقت صلیب کے پاس کھڑی تھیں جب صلیب پر سے یسوع نے اپنے پیارے شاگرد یوحنا کو مخاطب ہو کر کہا ’’سنو یہ ہے تمہاری ماں‘‘ اس دن کے بعد یوحنا نے مریم کی نگہداشت و خدمت اپنی ماں کی طرح کرنا شروع کردی اور انہیں اپنے گھر لے آیا۔ صلیبی واقعہ پر کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ یروشلم میں یہودیوں کی طرف سے اذیت رسانی شروع ہوگئی۔ یوحنا کا بھائی اس فتنہ میں شہید ہوگیا۔ پطرس کو قید خانہ میں ڈال دیا گیا ان حالات میں ضروری تھا کہ یوحنا اپنی ماں کی حفاظت کے لئے کوئی قدم اُٹھاتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا نے مریم کے ہمراہ یروشلم کو خیر باد کہا۔ یوں اس مقدس امانت کی حفاظت کا انتظام کر دیا جو صلیب پر یسوع نے اس کے سپرد کی تھی۔‘‘

(Early sitiel of Christianity by Peter Bamser P.110-111)

اسی کتاب میں پیٹر بام لکھتے ہیں کہ واقعہ صلیب کے چار سال بعد یوحنا غائب ہوگئے ۳۷ سے ۴۸ء تک یوحنا کے حالات پردۂ اخفاء میں ہیں۔ (صفحہ ۱۱۰)

اعمال فلپ قرونِ اولیٰ کی ایک کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ پطرس دوسرے حواری اور یوحنا یروشلم سے نکل کر پارتھیا میں آگئے تھے یعنی عراق عرب میں دریائے فرات کے پار (اپوکرفل نیوٹسٹامنٹ از ایم جیمس صفحہ ۴۴۲)

رابرٹ گریوز ایک عظیم سکالر، شاعر، عالم اساطیر لکھتے ہیں کہ حادثۂ صلیب سے بچ کر حضرت مسیح پارتھیا میں آگئے تھے۔ آپ کے بعض شاگرد بھی پارتھیا میں چلے آئے کیونکہ یہاں اسباطِ یہود آباد تھے۔ (نزرین گاسپل Jesus in Rome)

قرونِ اُولیٰ کی روایت ہے کہ مریم یوحنا کے ہمراہ ایشیا میں چلی گئیں (اس روایت کا حوالہ آگے آئے گا) ایشیا سے مراد یہاں ایشیائے کوچک لیا جاتا ہے۔ پارتھیا بھی ایشیا میں تھا۔ کیوں نہ سمجھا جائے کہ یوحنا حضرت مریم کو اپنے آقا کے پاس عراق عرب (پارتھیا) میں لے آئے تھے۔

مکاشفاتِ یوحنا عارف میں لکھا ہے کہ ایک آسمانی عورت اپنے مقدس فرزند کی پیدائش کے بعد ابلیس کے حملہ کے وقت ایک بیابان میں بھاگ گئی۔ چوتھی صدی میں مقدس اپی فینیس بڑی شانِ بے نیازی سے لکھتے ہیں: ’’کتابِ مقدس میں نہ مریم کی وفات کا ذکر ہے نہ عدم وفات کا مریم کی تدفین کا ذکر بھی ہم نہیں پاتے۔ یہ امر بھی کسی جگہ مذکور نہیں کہ جب یوحنا نے ایشیا کی طرف کوچ کیا تو مریم ان کے ہمراہ تھیں....مکاشفات یوحنا عارف میں لکھا ہے کہ اژدہا اس خاتون کی طرف لپکا۔ جس نے ایک نرینہ بچے کو دنیا میں جنم دیا تھا اس حملے کے

باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن

(............عطیۃ القدیر- کٹک اڑیسہ............)

میں اس وقت ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن کے بارے میں اپنی معروضات قارئین بدر کے سامنے رکھنا چاہتی ہوں۔ ذہن میں خیالات کا ایک ہجوم ہے۔

ع سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کیلئے

حساب دانوں نے حضورؐ کی پیدائش ۱۲/ربیع الاوّل بروز دوشنبہ مطابق ۲۲/اپریل ۵۷۱ء متعین کی ہے۔ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بے سرو سامانی میں آنکھ کھولی اور جس ماحول میں تربیت پائی قرآن کی آیت الم یجدک یتیمًا فاٰوٰی اس پر شاہد ہے

پیدائش سے قبل ہی شفقت پدری سے محروم ہو جانا۔ چھ سال کی سن صغری میں بہ حالت مسافرت والدہ محترمہ کا فوت ہوجانا۔ اور پھر آٹھ سال کی کم عمری میں شفیق دادا کا بھی انتقال کر جانا لمحہ بہ لمحہ اسی طرح دنیاوی آسروں کی جدائی نے ایک نوزائیدہ قلب پر کیا اثرات چھوڑے اور افتاد طبع کو کس رُخ پر ڈھال گئے؟ ان کا مطالعہ بصیرت افروز ہوگا۔

اس سے کسی کو انکار نہیں کہ سینکڑوں یتیم بچے ماں باپ کے سائے سے محرومی کی بنا پر غیر تربیت یافتہ رہتے ہیں۔ اور ہزاروں ماں باپ کے بے جا لاڈ پیار ہی سے خراب ہو جاتے ہیں۔ احسن تربیت کے لئے ماں باپ کا وجود اس قدر اہم نہیں۔ جس قدر خود بچے کی فطری ذکاوت وسعادت خارجی ماحول اپنے اثرات ڈالے بغیر نہیں رہ سکتے۔ لیکن یہ اثرات کیا رنگ پکڑتے ہیں اس کا دارومدار بڑی حد تک بچے کی جبلی فطرت پر ہے۔

عرب میں عام رواج یہ تھا۔ کہ جنگل کی کھلی فضا میں پرورش پانے کے لئے کم سِن بچوں کو لوگ دیہات میں بھیج دیا کرتے تھے۔ دیہات کی عورتیں سال میں دو چار مرتبہ آتیں۔ اور شیر خوار بچوں کو پرورش کے لئے لے جاتیں اس کے صلہ میں دولت مند گھرانوں سے کافی انعام واکرام ملا کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے چند ماہ بعد بنوہوازن قبیلے کی چند عورتیں مکّہ آئیں اور کئی بچے لے کر خوشی خوشی واپس ہوئیں۔

انہی میں ایک حلیمہ سعودیہ تھیں جنہیں کوئی لڑکا نہ ملا تھا۔ عبدالمطلب کے گھر میں کئی عورتیں آئی تھیں لیکن بچے کو یتیم دیکھ کر واپس چلی گئیں۔

حلیمہ سعدیہ کو جب معلوم ہوا کہ بچہ یتیم ہے۔ تو سوچ میں پڑ گئیں۔ یتیم بچے کی سوگوار ماں سے کس صلے کی توقع کی جا سکتی تھی؟ یتیم کو کون پوچھتا تھا مایوس واپس لوٹنے لگیں۔ پھر خیال آیا خالی ہاتھ جانے سے تو چکر ضائع ہی جائے گا۔ نہ معلوم پھر کتنے مہینوں کے بعد آنا ہو یتیم ہی سہی کچھ نہ ہونے سے یتیم ہی بہتر ہے۔ یہ سوچ کر حلیمہ سعدیہ درّ یتیم کو لے کر روانہ ہوگئیں۔ حضور نے ابتدائی عمر کے چار سال حلیمہ سعدیہ کی گود میں کھیلتے کودتے گزارے۔ اہل عرب میں بنوہوازن خصوصاً بنوسعدیہ کی زبان فصاحت میں مشہور تھی۔ آمنہ کے لال نے اُسی فضا میں باتیں کرنا سیکھا۔ والدہ محترمہ خاوند کی جدائی میں مغموم وسوگوار رہتی تھی۔ آپؐ چھ سال کے ہوئے تو حضرت آمنہ نے خاوند کی مزار کی زیارت کے لئے یثرب جانے کا ارادہ کیا۔ ایک ماہ تک یثرب میں مقیم رہیں۔ جب یثرب سے واپس آرہی تھیں تو ابواء کے مقام پر ان کا انتقال ہوگیا۔

غریب الدیار کم سن محمدؐ ایک مرتبہ پھر بے یارو مددگار رہ گئے۔ والدہ کی وفات کے وقت آپ کی عمر ٦ سال کی تھی۔ ٦ سال کا بچہ کافی سوجھ بوجھ رکھتا ہے۔ حضور جب تک حلیمہ سعدیہ کے پاس پرورش پاتے رہے تب تک اپنے گھر کے متعلق کوئی شعور ہی نہ تھا۔ والدہ کی وفات کے بعد دادا نے آپ کی پرورش کرنی شروع کی۔ آپ کے دادا عبدالمطلب جہاں دیدہ بھی تھے اور رقیق القلب بھی۔ انہیں عبداللہ سے محبت تھی۔ اور عبداللہ کی نشانی ان کے دل میں عبداللہ سے کم عزیز نہ تھی۔ اُنہیں اپنے یتیم پوتے کا جسے ماں بھی کم سنی میں داغ مفارقت دے گئی تھی۔ بے حد خیال تھا اور موقع بہ موقع معصوم محمدؐ کی دل جوئی کیا کرتے تھے۔

لیکن آخر وہ مرد ہی تو تھے اور مصروف مرد اپنی تجارت، خانہ کعبہ کے امور، اہل قریش کے مسائل اور متعدد بیویوں اور کثیر اولاد کے جھمیلوں میں پھنسے ہوئے۔ ان کی توجہ ماں کی ممتا اور باپ کے پیار کا بدل تو نہ ہوسکتی تھی۔

اس ماحول میں کم سن محمدؐ کو اپنی یتیمی کا احساس ضرور ہوا ہوگا۔ یقیناً نو عمر محمدؐ کے لئے دادا کا دم غنیمت تھا۔ لیکن پیرانہ سالی میں یہ ٹمٹماتا ہوا چراغ کسے معلوم تھا کب تک جلے گا۔ دو سال بھی گزارنے نہ پائے تھے کہ حضور کے نازک دل کو ایک اور ٹھیس لگی۔ آپؐ ابھی آٹھ برس ہی کے ہوئے تھے کہ عبدالمطلب کا ۸۲ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔ دادا مرتے وقت اپنے یتیم پوتے کو اپنے بیٹے ابوطالب کے حوالے کر گئے۔ رسول پاک کی معصوم زندگی ایک نئے دور میں داخل ہوئی۔ اور نوخیز محمدؐ نے الم یجدک یتیمًا فاٰوٰی کا بھرپور نظارہ ابوطالب کے گھر میں ہی دیکھا۔

ابوطالب پختہ عمر کے تھے۔ ان کی شادی عرصہ ہوا فاطمہ سدیہ سے ہوچکی تھی۔ لیکن ان کا صرف ایک ہی کم سن بچہ طالب تھا۔ دونوں میاں بیوی نے بھتیجے کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ حقیقی بیٹے کی طرح پرورش کرنے لگے۔ حضور کو ماں کی لٹی ہوئی ممتا ہی نہیں باپ کا پیار بھی مل گیا اور کھیلنے کے لئے ایک چھوٹا سا بھائی بھی۔ کم سن محمدؐ کی زندگی کا نیا دور شروع ہو چکا تھا۔ اس کی حدود نہایت واضح تھیں۔ متواسط الحال ابوطالب کا مختصر گھرانہ چچا کا محبت بھرا سلوک اور چچی کا ماں سا پیار اور اپنے سے چند سال کم عمر ننھا طالب کھیلنے کے لئے۔ دن بھر بکریوں کی رکھوالی۔ جنگل میں انہیں چراتے رہنا۔ جھڑ بیری کے بیر کھانا۔ اونٹوں کی مہار پکڑنا۔ بکری کے بچوں سے پیار کرنا گھر کے چھوٹے موٹے کام کر دینا اس عمر اور اس ماحول میں اس کے سوا کیا مصروفیت ہوسکتی تھی۔ حضور بچپن ہی سے بڑے شرمیلے اور حیادار تھے۔ ایک دن آپ کے ساتھ جنگل میں کھیلتے ہوئے بچوں نے کھیل کے لئے پتھر ڈھونا شروع کیا۔ اس عمر کے بچوں کا طریقہ تھا کہ تہبند کی چادر اُتار کر کندھے پر ڈال لیتے تھے۔ تاکہ کندھوں پر لدے ہوئے پتھر نہ چبھیں۔ کم سنی کی وجہ سے ننگے پھرنے میں وہ کوئی عیب نہ سمجھتے تھے۔ لیکن حضور ننگے کندھوں پر ہی پتھر ڈھوتے رہتے۔ بچوں کی اصرار کے باوجود تہبند اُتارنے سے انکار کر دیا۔ غرض فطری حیا نے کم سنی میں بھی عریانی کی اجازت نہ دی۔

سادہ زندگی اور اُس کی ذمہ داریوں نے رسول پاک پر کم سنی میں ہی اثر ڈالا ہوگا اور زندگی کو خوش باشی اور لا اُبالی نظر سے دیکھنے کی بجائے اس پر سنجیدگی سے غور کرنے پر مائل کیا ہوگا۔ شاید یہی وجہ تھی کہ آپؐ ۱۲ سال کی عمر میں ہی چچا کے ساتھ تجارتی دورے پر جانے کے مشتاق نظر آتے ہیں اور ساتھ چلنے کے لئے اصرار کرتے ہیں۔ حلیم چچا محبوب بھتیجے کی فرمائش بھلا کیسے ٹالتے؟

کم عمری کے باوجود طویل سفر پر جانے کے لئے تیار ہوگئے شوق سفر اور نئی دنیا دیکھنے کے اشتیاق میں سامان تجارت اونٹوں پر لادنے میں کم سن حضور نے دلچسپی سے حصہ لیا اور دوران سفر ہر چیز کا بغور مطالعہ کیا۔

قریش تمام تر تجارت پیشہ تھے۔ قریش کا ہر گھر تجارت میں مصروف تھا۔ مقامی پیداوار برآمد کرنا اور اس کے معاوضے میں غلّہ کپڑا۔ برتن، اسلحہ، سونا چاندی وغیرہ درآمد کرنا۔ اُن کا محبوب مشغلہ تھا۔ دو سال میں دو مرتبہ اپنا اپنا سامان لے کر قافلوں کی شکل میں نکلتے۔ کبھی شام کا رُخ کرتے کبھی یمن کا۔ اپنا سامان بیچتے۔ ضرورت کی چیزیں خریدتے اور دو تین ماہ کے عرصہ میں گھروں کو واپس لوٹ آتے۔ حضورؐ کے لئے دنیا کے نشیب وفراز سے واقف ہونے کا اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہ تھا۔ حضور نے نوعمری میں ہی اس مکتب میں شرکت فرمائی۔ تجارت کو ذریعہ معاش بنانے کے لئے چچا کے ساتھ دوروں پر جانے لگے۔ اس عمر میں شہ سواری۔ تیر اندازی، نیزہ بازی اور فنون سپہگری سے دلچسپی عرب نوجوانوں کا مرغوب مشغلہ ہوا کرتا تھا۔ حضور کے ہم عمر چچا حمزہ اور عباس ان مشاغل میں مصروف نظر آتے ہیں۔ لیکن حضور کو ان کاموں سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ آپ پندرہ سال کے تھے کہ قریش اور بنو ہوازن میں جنگ چھڑ گئی جو تاریخ میں حرب فجار کے نام سے مشہور ہے۔ جنگ کا آغاز بنو کنانہ اور بنوہوازن کے ایک جھگڑے سے ہوا۔ حضور کے تمام چچا زبیر، ابوطالب، عباس اور حمزہ اس جنگ میں حصہ لے رہے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی موجود تھے۔ لیکن حضور کا عملی حصہ کیا تھا۔ خود فرماتے ہیں:

”میں اپنے چچاؤں کو وہ تیر دیتا جاتا تھا جو دشمنوں کی جانب سے آتے تھے۔“

جنگ و جدال سے حضور کو فطری نفرت تھی۔ خونریزی آپ کی افتاد طبع کے خلاف تھی۔ مدافعتی عمل سے بڑھ کر اور کسی قسم کی شرکت آپ کو گوارہ نہ تھی۔ میلان طبع کے مطابق فعال حصہ لینے کا موقع اُس وقت آیا جب حرب فجار کے تباہ کن اثرات دیکھ کر عمائدین مکّہ نے حلف الفضول کی بنیاد ڈالی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کم عمری کے باوجود اس معاھدے میں پیش پیش تھے۔

بت پرستی کی لغویت تو ہوش سنبھالتے ہی آپؐ پر عیاں ہو چکی تھی۔ فعال اور مستعد انسان بے جان پتھروں کے سامنے سر نیاز خم کرے یہ ایک مضحکہ خیز بات تھی جس کی لغویت کسی دلیل کی محتاج نہ تھی۔ یہ حالت تھے اُس یتیم اعظم کے جس کی پیدائش سے قبل ہی باپ کا سایہ اُٹھ چکا تھا۔ اور پیدائش کے بعد ابھی آنکھ کھولا ہی تھا کہ ماں بھی چھ سال کی عمر میں داغ مفارقت دے کر جا چکی تھی۔ کیا وہ والدین کی شفقت سے محروم ہو کر آوارہ ہوگیا یا قوم کی نظر سے گر گیا نہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ تو ایسے اعلیٰ اخلاق کا نکلا کہ دادا اپنے نورچشموں سے بڑھ کر کسی سے پیار کرتا تھا تو اپنے پوتے سے کون بچہ ہے جو اپنے باپ کے ساتھ سیر و تفریح میں جانا پسند نہ کرتا ہو۔ لیکن اگر چچا کسی کو ساتھ لے کر جاتا ہے تو اپنے لاڈلے بھتیجے کو۔ پس اے ایشیاء وافریقہ میں بسنے والے کروڑوں یتیم بچو اگر تم چاہتے ہو کہ دنیا تم سے محبت کرے تو اس یتیم اعظم کی زندگی کو اپنے لئے نمونہ بناؤ۔ پھر دیکھو کہ دنیا کس طرح تمہاری مدح خواں ہوجاتی ہے۔

سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم اللھم صلِّ علی محمد و اٰل محمد وَبَارِک وَسَلِّم اِنَّکَ حَمِیدٌ مجیدٌ۔ ☆☆☆

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

شادی بیاہ سے متعلق چند ضروری ہدایات

ارشاد باری تعالیٰ

☆ مومن لغو کاموں سے اعراض کرتے ہیں اور جب وہ خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی سے کام نہیں لیتے۔

☆ اور ان کے (رسوم کے) بوجھ جوان پر لادے ہوئے تھے اور (بدعات کے) طوق جوان کے گلوں میں ڈالے ہوئے تھے وہ ان سے دور کرتا ہے۔

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

☆ اتباع رسم و متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا۔ (الفاظ بیعت)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد

☆ تحریک جدید کے مطالبات کا مقصد محض یہ تھا کہ جماعت اپنے حالات کے مطابق خرچ کرنے کی عادت ڈالے اور تباہی کے گڑھے میں گرنے سے محفوظ رہے۔ اسی طرح امراء اور غرباء میں جو تفاوت پایا جاتا ہے وہ روز بروز کم ہوتا جائے۔ (مطالبات تحریک جدید صفحہ ۱۷۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ارشاد

☆ احمدی گھرانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ تمام بدرسوم کو جڑ سے اکھیڑ کر اپنے گھروں سے باہر پھینک دیں۔

آتش بازی وغیرہ

☆ برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عندالشرع حرام ہیں۔ اور آتش بازی چلانا اور کنجروں اور ڈوموں کو دینا سب حرام مطلق ہے۔ (از حضرت مسیح موعودؑ)

مہر

☆ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے چھ ماہ کی آمد سے ایک سال کی آمد بطور ''مہر'' تجویز فرمائی ہے۔

زیور اور کپڑے کا مطالبہ

☆ لڑکی والوں کی طرف سے زیور اور کپڑے کا مطالبہ ہونا بے حیائی ہے۔ (از حضرت مصلح موعودؓ)

مہندی

☆ شادی کے موقعہ پر مہندی اور اس کے متعلقہ رسوم جو رائج ہیں ہمارے نزدیک غیر اسلامی ہیں۔
(از حضرت مصلح موعود)

سہرا

☆ سہرے کا طریق بدعت ہے۔ گھوڑا بنانے والی بات ہے۔ (از حضرت مصلح موعودؓ)

نوٹوں کے ہار

☆ نوٹوں کے ہار گلے میں ڈالنا اور دولہا کا سر بالا بنانا ایک لغو اور بدعت ہے۔

جہیز اور بَری کی نمائش

* ''جہیز کی نمائش سے بچنا چاہئے جو کچھ دیا جاتا ہے بکسوں میں بند کر کے دیا جائے اسلام میں نہ صرف جہیز بلکہ بَری کی نمائش بھی بُری چیز ہے۔'' (از حضرت مصلح موعودؓ) لڑکے والوں کی طرف سے جہیز کی خواہش اور اس کا مطالبہ نہایت قبیح حرکات ہیں۔

پیسے پھینکنا

☆ پیسے پھینکنا، دولہا کو طلائی انگوٹھی پہنانا، دودھ کی پلائی طلب کرنا، جوتا چھپانا سب بدرسوم ہیں۔

جوڑے دینا

☆ شادیوں کے وقت سسرال والوں کو جوڑے دینے وغیرہ سے اجتناب کرنا چاہئے۔ جہیز کی نمائش نہ کی جائے اور شادی کے موقع پر لڑکی کے سسرال کو جوڑے وغیرہ نہ دیئے جائیں۔

دعوت ولیمہ

☆ دعوت ولیمہ مسنون ہے مگر اسراف نہ ہو اور ''ولیمہ پر دس پندرہ دوستوں کو بلا لینا کافی ہوتا ہے۔'' (از حضرت مصلح موعود)

پردہ

☆ دولہا سے بھی غیر محرم مستورات پردہ کریں اور اس سے ہنسی مذاق نہ کریں۔ (از حضرت مصلح موعودؓ)

☆ دولہا دولہن کی تصاویر جبکہ غیر محرم مستورات پاس ہوں نہ کھینچی جائیں۔

☆ دعوت میں ایسا انتظام ہو کہ عورتوں میں عورتیں کھانا کھلائیں نہ کہ مرد۔ تاکہ بے پردگی نہ ہو۔

☆ دیکھنے میں آیا ہے کہ شادی کی تقریب کی ویڈیو فلم تیار کرنا ایک رسم کا رنگ پکڑ رہا ہے۔ حالانکہ یہ اسراف اور بے پردگی کی حوصلہ افزائی کا موجب ہے اس لئے احمدی گھرانوں کو اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ ہاں اگر کسی اشد مجبوری سے ایسی فلم تیار کرنا ضروری ہو تو مہمان مستورات کو فلم بنانے سے پہلے اچھی طرح متنبہ کر دیا جائے کہ وہ اپنے پردہ کا اہتمام کرلیں۔ زیادہ بہتر ہے کہ خاندان کا کوئی فرد ہی ویڈیو فلم تیار کرے۔

☆ شادی بیاہ پر کھانا کھلانے کے سلسلہ میں حکومتی قوانین کی پوری طرح پابندی کی جائے۔

درخواست دُعا

احباب جماعت سے پاکستان کے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

بقیہ مضمون ''ایک سوال کا جواب'' از صفحہ 9

وقت اس خاتون کو شاہین کے پر عطا ہوئے تاکہ وہ بیابان کو بھاگ جائے اور اژدہا اسے اپنی گرفت میں نہ لے سکے۔ ممکن ہے یہ سب کچھ مریم کی ذات میں بپایۂ تکمیل پہنچا ہو۔ تاہم میں حتمی اور قانونی طور پر اس کی تصدیق نہیں کرتا۔ میں اس امر کا بھی اعلان نہیں کروں گا کہ مریم زندہ جاوید ہے اور نہ ہی میں اس کی وفات کا فیصلہ کروں گا۔ میرے خیالات میری ذات تک محدود رہیں گے میں ان کا افشا نہیں کروں گا''۔

(The Books of Mary by H. Deniel p.135-136)

اس حوالہ سے ظاہر ہے آبائے کلیسا بعض مصالح کی بناء پر صحیح روایت بتانے سے گریزاں ہیں۔ ہجرت کا ذکر کرتے ہیں اور پھر اپنے عجز کا اظہار شروع کر دیتے ہیں بہر حال بین السطور سے ظاہر ہے کہ وہ بیابان میں ہجرت والی روایت کے قائل ہیں۔ ایشیاء میں ہجرت والی روایت کا بھی ذکر ہے۔

مشرق میں حضرت مریم کہاں مدفون ہیں؟ حضرت مسیح علیہ السلام کا مقبرہ تو سرینگر میں ہے مگر کشمیر کے شمال میں کاشغر میں ''مزار مریم'' بھی موجود ہے کوہ مری میں ایک قدیم مزار ہے جس پر اس پہاڑ کا نام کوہ مری رکھا گیا۔ شاید وہ بھی تین مریم نامی خواتین میں سے کسی ایک کا ہے۔ پروفیسر نکولس رورخ اپنے سفرنامۂ ایشیا میں لکھتے ہیں:

''کاشغر سے تقریباً چھ میل کے فاصلہ پر مزار مریم کے نام سے ایک مقبرہ موجود ہے۔ یہ قبر مقدس کنواری یعنی والدہ حضرت مسیح ناصری کی طرف منسوب ہے۔ روایت بتاتی ہے کہ صلیبی حادثہ کے بعد مریم یروشلم سے کاشغر میں آئیں جہاں وہ وفات پاگئیں اور ان کا مزار بنایا گیا یہ مقام آج کے دن تک زیارت گاہِ خلائق ہے۔''

(Heaxt of Asia p.69)

بائبل میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل ارض ''صین'' یعنی چین میں آباد ہیں۔ (یسعیاہ ۴۹/۱۲)

کشمیر اور اس کے شمال میں چین کا صوبہ سنکیانگ بنی اسرائیل کی آماجگاہ تھا۔

(Jesus in Rome p84)

اِن کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں حضرت مسیح علیہ السلام کا ان علاقوں میں آنا ضروری تھا۔ انہی علاقوں میں مریم اور ابن مریم کے دفن ہونے کا ذکر اُن کے مزاروں کا ملنا اس تحقیق کا معراج ہے کہ جو انیسویں صدی کے مامور زمانہ نے اپنی کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' کی صورت میں پیش کی۔ جس کی بنیاد قرآن حکیم کی آیت کریمہ وَاٰوَیْنٰھُمَا اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ ہے۔

اس عظیم الشان تحقیق کی تائید میں مزید دو حوالے ملاحظہ ہوں بھوش پران میں لکھا ہے کہ عیسیٰ مسیح ایک غیر ملک سے ہجرت کر کے ہمالہ دیش میں آگئے تھے۔ یہاں آسمانی صحائف کی طرف دعوت دیتے تھے ہندوستان کے ایک بادشاہ سے گفتگو ملاحظہ ہو۔

''میری ولادت ایک کنواری کے بطن سے ہوئی (اس لئے) مجھے فرزند خدا جانو۔ میں غیر قوم کے مذہب کا مبلغ ہوں۔ سچائی کا پیروکار اور راستی پر قائم ہوں.... جب حق معدوم ہوگیا اور ایک غیر قوم میں تمام اخلاقی اقدار کا خاتمہ ہوگیا تو میں مسیحا کے روپ میں ظاہر ہوا... جس مذہب کو میں کافروں کے سامنے پیش کرتا ہوں وہ نوعِ بشر کے تزکیہ، گناہ آلود جسم کی تطہیر اور مناجات آسمانی صحائف کی طرف رجوع کی تلقین ہے۔''

آخر میں ہے کہ ساکا راجہ نے عیسیٰ مسیح کو (ایک جاگیر عطا کر کے) پورے طور پر بسا دیا۔ ہمالہ دیش کے اس حصہ میں جہاں غیر قوم کے لوگ بسے ہوئے تھے (ملاحظ ہو رابرٹ گریوز کی کتاب Jesus in Rome p.76-77)

قرن اوّل میں نصیبین و ایڈیسہ میں سُریانی کلیسا قائم ہوگئی تھی۔ اس کی تحویل میں جولٹریچر تھا اس میں اعمال توما یعنی ہندوستان میں توما کی تبلیغی مہمّات اور ۱۰۵ اشعار پر مشتمل ایک سُریانی نظم ہے۔ اعمال توما میں لکھا ہے کہ یہ نظم ٹیکسلا اور شمال مغربی ہند کے عیسائی پڑھا کرتے تھے۔ اس نظم کا مضمون یہ ہے کہ دور مشرق میں کوہ ورقان کی بلندیوں پر بادشاہوں کے بادشاہ، خاتون مشرق اور دوسرے درجہ پر مامور ایک فرستادہ، ہمارے بھائی کی حکومت ہے (مراد اللہ تعالیٰ مریم اور ابن مریم) ورقان کے معنی سرسبز وشاداب کے ہیں یہ وہ بلند جگہ ہے جسے قرآن حکیم میں ''رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِین'' کہا گیا ہے۔ (اس نظم کے لئے ملاحظہ ہو۔ دی اپاکرنل نیوٹسٹامنٹ میں اعمالِ توما از ایم آر جیمس صفحہ ۴۱۱-۴۱۵)

حرف آخر

ان حوالوں سے اصل حقیقت پورے طور پر منکشف ہو جاتی ہے قرآنی صداقتوں کے ظہور کا یہ زمانہ ہے۔ قرآن حکیم سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام پیدائش، طفولیت، جوانی، کہولت اور وفات کے ادوار سے گزرے ہیں۔ بعث بعد الموت کا مرحلہ باقی ہے۔

وہ رسولاً اِلٰی بَنِی اسرائیل تھے۔
جہاں گئے ان کی برکات پھیلتی گئیں۔
مریم اور ابن مریم زندگی بھر اکٹھے رہے۔
ماں بیٹا دونوں کھانا کھاتے رہے۔

وہ دونوں خدا تعالیٰ کا نشان آیۃ اللہ تھے ان کو مصیبت عظمیٰ سے نجات دیکر ایک سطح مرتفع پر پناہ دی گئی۔ سرسبز و شاداب جاری چشموں والی جگہ ان صداقتوں کی طرف مذکورہ بالا حوالوں میں لطیف اشارے موجود ہیں۔

(بشکریہ ''الفرقان'' ربوہ بابت جنوری ۱۹۷۷ء واخبار بدر مورخہ ۳ فروری ۱۹۷۷ء)

(مرسلہ ظہور احمد خان مبلغ سلسلہ)

واقفین وواقفات نو قادیان کی سرگرمیاں

مورخہ ۱۵اور ۲۱/اپریل کو قادیان کے جملہ واقفین وواقفات نو کو نظارت تعلیم کے زیرانتظام معلومات میں اضافہ کے پیش نظر جالندھر کے قریب سائنس سٹی کا ٹور کروایا گیا۔ مورخہ ۲۹/اپریل کو چیئرمین وقف نو بھارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی اچانک وفات پر واقفین وواقفات نو کو انتہائی صدمہ پہنچا۔ اس عظیم قومی حادثہ پر تمام واقفین وواقفات نو کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر اقرباء کی خدمت میں قرار داد تعزیت پیش کی گئی۔

مورخہ ۲۴/مئی کو حلقہ دارالانوار میں جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین میں زیر تعلیم ۶۰ واقفین نو کا تربیتی جلسہ نماز مغرب وعشاء کے بعد زیر صدارت انچارج دفتر وقف نو قادیان جلسہ ہوا۔ جس میں سیکرٹری وقف نو مکرم محمد یوسف صاحب انور نے واقفین نو کو مخاطب کیا اور موسمی تعطیلات میں تحریک وقف عارضی تعلیم القرآن کے تحت ایک سے دو ہفتہ تک وقف کر کے قرآن کریم کی کلاسز لگانے کی پُرزور تحریک کی۔ اور اسوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور جملہ تنظیموں سے بھرپور تعاون کرنے کی تاکید کی نیز واقفین نو کینیک اعمال بجالانے اور دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی دعا کے بعد یہ بابرکت محفل اپنے اختتام کو پہنچی۔

مورخہ ۲۸/مئی کو محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان کی اجازت سے مسجد اقصیٰ میں قادیان کے چاروں حلقہ جات کے واقفین وواقفات نو کا مشترکہ تربیتی جلسہ کیا گیا۔ اِس جلسہ کی صدارت محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری امیر مقامی وناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم سیکرٹری صاحب وقف نو قادیان نے بانی تحریک وقف نو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے روح پرور ارشادات پڑھ کر سنائے اور محترم امیر صاحب وناظر اعلیٰ کو اِس پُروقار عہدے پر فائز ہونے پر واقفین وواقفات نو اور عملہ دفتر وقف نو کی طرف سے مبارکباد پیش کی اور یقین دلایا کہ انشاء اللہ العزیز تمام واقفین وواقفات نو آنمحترم کی اطاعت وفرمانبرداری کرینگے۔ اور تعاونوا علی البرّ والتقویٰ پر عمل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرینگے۔ اِس موقعہ پر آپ نے عزیز واقفین وواقفات نو کو دینی کلاسز میں شامل ہونے نصاب وقف نو مکمل کرنے اور حضور انور کے خطبات جمعہ سننے کی بھی تاکید کی۔

بعد ازاں اِس جلسہ کے مہمان خصوصی محترم ناظر صاحب تعلیم نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اردو کلاسز میں بیان فرمودہ ہدایات ونصائح کی افادیت و اہمیت پر روشنی ڈالی اور اُن پر عمل کرنے کی تاکید وتلقین فرمائی۔

آپ نے موسمی تعطیلات کے پیش نظر واقفین وواقفات نو کو ایک لائحہ عمل بھی دیا اور روزمرہ کی ڈائری لکھنے اور بعد اختتام تعطیلات یہ ڈائری نظارت تعلیم میں پیش کرنے کی ہدایت فرمائی۔

آخر میں صدر جلسہ نے واقفین نو ان کے والدین اور انتظامیہ کو ہمیشہ اور ہر حال میں مستعد وسرگرم عمل رہنے اور لائحہ عمل کے مطابق کام کرنے رپورٹوں میں صحیح اعداد وشمار پیش کرنے اور کمزوروں کے بارے میں اطلاع دینے کی خصوصی ہدایت فرمائی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ ۶/جون سے ۲۰/جون تک قادیان میں زیر انتظام نظارت اصلاح وارشاد نو مبائعین کی تربیت کے لئے کیمپ لگایا گیا۔ اِس دوران واقفین و واقفات نو نے مختلف شعبہ جات میں مفوضہ امور سرانجام دیئے اور منتظمین سے بھرپور تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

مورخہ ۲۳ جون کو محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان کی اجازت سے مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت محترم سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین تربیتی جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ نظم وتلاوت کے بعد خاکسار نے عزیز واقفین نو کو نماز سے متعلق بعض فقہی مسائل سمجھائے اور اُن پر عمل کرنے کی تلقین کی بعد ازاں صدر جلسہ نے واقفین نو کو نہایت ہی قیمتی نصائح فرمائیں اور وقف کی اہمیت وعظمت پر روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

قادیان کے ہر چار حلقہ جات میں سیکرٹریان کا انتخاب عمل میں آیا ہے جو انشاء اللہ العزیز یکم جولائی سے خدمات سلسلہ انجام دینگے۔ اِس وقت خدا کے فضل سے واقفین کی مسجد اقصیٰ اور مسجد ناصر آباد میں تربیتی کلاسز لگ رہی ہیں۔ جن میں واقفین کے A.B.C کے گروپ استفادہ کر رہے ہیں۔

الحمدللہ جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین میں زیر تعلیم واقفین نو اسی طرح میٹرک کا امتحان دینے والے واقفین نو کامیاب ہوگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو یہ کامیابی مبارک کرے۔ آمین۔

(عبدالمومن راشد انچارج دفتر وقف نو قادیان)

لجنہ اماء اللہ بھارت کے زیرانتظام پہلے فری ڈنٹل کیمپ کا انعقاد

مورخہ ۳/جون ۲۰۰۷ء کو تعلیم الاسلام ہائی اسکول کی بلڈنگ میں لجنہ اماء اللہ بھارت کے زیرانتظام پہلا فری ڈنٹل کیمپ منعقد کیا گیا۔ الحمدللہ یہ کیمپ بہت کامیاب رہا۔ اس کیمپ کے انعقاد کے لئے تشکیل دی گئی کمیٹی نے تمام انتظامات کا جائزہ لیا اور قادیان کے مختلف محلّہ جات اور موضع ننگل کاہلواں وغیرہ میں کیمپ کی تشہیر کروائی۔ شہر کے معزز غیر مسلم اسکول اور کالج کی پرنسپلز کو مدعو کیا گیا۔ محترمہ ڈاکٹر پرمندر جیت کور نے مفید مشورے اور خصوصی تعاون دیا نیز مورخہ ۳/جون ٹھیک ساڑھے نو بجے اس کیمپ کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب کی Chief Guest محترمہ ارشنا اہلیہ .D.C صاحب گورداسپور تھیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترمہ بشریٰ پاشا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نے اپنے افتتاحی تقریب میں مہمان مستورات کا خیر مقدم کیا اور شکریہ ادا کیا اور جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی دکھی انسانیت کی خدمات کا ذکر کیا اور بتایا کہ کیسے بھی حالات ہوں جماعت احمدیہ کی مستورات خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔

اس کے بعد محترمہ ارچنا صاحبہ نے تقریر کی آپ نے کہا کہ مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ ایک چھوٹے سے شہر میں رہ کر یہ خدمات کر رہی ہیں۔ آپ نے کہا کہ اگر مستورات صحت مند ہونگی تو سارا خاندان صحت مند ہوگا۔ آپ کے اس کیمپ کا حصہ بن کر مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے۔

بعدہ محترمہ ڈاکٹر پرمندر جیت کور نے چارٹس کے ذریعہ مستورات کو بتایا کہ ہم کس طرح اپنے دانتوں کی حفاظت کر سکتی ہیں۔ آپ نے کہا کہ خصوصی طور پر ہمیں اپنے بچوں کے دانتوں کا دھیان رکھنا چاہئے۔ افتتاحی تقریب کی آخری تقریر محترمہ سکھوندر کور پڈا سابقہ پرنسپل .S.N کالج قادیان کی تھی۔ آپ نے کہا کہ قادیان ایک گلدستہ کی طرح ہے یہاں تمام مذاہب کے لوگ بہت پیار اور محبت سے رہتے ہیں۔ آپ نے کیمپ میں شرکت کر کے بہت خوشی کا اظہار کیا۔

بعدہٗ تمام معزز مہمان مستورات کی ضیافت بھی کی گئی۔ افتتاحی تقریب کے بعد مستورات کے دانتوں کا چیک اپ عمل میں آیا۔ محترمہ ڈاکٹر پرمندر جیت کور نے مع ایک معاونہ کے مستورات کے دانتوں کا چیک اپ کیا۔ ادویہ بھی مفت تقسیم کی گئیں۔ بعد دوپہر اڑھائی بجے سے شام پانچ بجے تک مکرم ڈاکٹر نثار صاحب نے بھی مستورات کے دانتوں کا چیک اپ کیا۔ افتتاحی تقریب کے بعد Chief Guest صاحبہ اور ڈاکٹر پرمندر جیت کور صاحبہ کو قرآن مجید اور جماعت کا لٹریچر دیا گیا نیز مقامات مقدسہ کی زیارت کروائی گئی۔ محترمہ ڈاکٹر پرمندر جیت کور صاحبہ نے بھی کیمپ کی بہت تعریف کی۔ اور انہوں نے اس کیمپ میں تعاون دے کر خوشی کا اظہار کیا۔ اس کیمپ میں ۱۷۵ احمدی مستورات نے اور 25 غیر مسلم مستورات نے اپنے دانتوں کا چیک اَپ کروایا۔ ٹھیک ۵ بجے یہ کیمپ اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ یہ کیمپ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ اس کیمپ کو کامیاب بنانے میں کثیر تعداد میں ممبرات لجنہ کا تعاون رہا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔ (امۃ الحئی قائمقام صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

بھارت کی مختلف جماعتوں میں جلسہ ہائے سیرت النبیؐ

رشی نگر: مجلس اطفال الاحمدیہ رشی نگر کی طرف سے مورخہ یکم اپریل ۲۰۰۷ء کو مسجد نور میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منایا گیا۔ جس کی صدارت مکرم الحاج ماسٹر عبدالسلام لون نے کی۔ تلاوت کلام پاک عزیزم مبارک شکیل نے کی، نظم عزیزم مبارک منصور نے سنائی۔ اس کے بعد عزیزم شاکر احمد شیخ، مکرم فیاض احمد بٹ، مکرم ریاض رضوان صاحب نے تقاریر کیں۔ اس کے بعد صدارتی خطاب ہوا۔ دُعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔ دوران ماہ دو تربیتی اجلاس بھی ہوئے۔ (بشارت احمد گنائی سیکرٹری عمومی رشی نگر)

امروھہ: یکم اپریل ۲۰۰۷ء کو جماعت احمدیہ امروہہ کے زیراہتمام جلسہ سیرۃ النبیؐ کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت خاکسار نے کی تلاوت کلام پاک مکرم جناب محمد طاہر صاحب نے کی نظم جناب حفاظت احمد صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد اطفال نے حضور ﷺ کی شان میں نعتیہ کلام پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرم مولوی مبارک احمد صاحب، مکرم نفیس احمد صاحب، مکرم احسان الحق صاحب، مکرم گلزار احمد صاحب معلم ہماچل اور مکرم بشارت احمد امروہی مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ آخر میں خاکسار نے چند نصائح کیں دُعا کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچا اس موقع پر حاضرین جلسہ میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ (محمد راشد صدر جماعت احمدیہ امروہہ)

محبوب نگر: لجنہ اماء اللہ محبوب نگر نے مورخہ ۲۵/مئی ۲۰۰۷ء کو بعد نماز ظہر خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا۔ اس جلسے میں تمام لجنہ وناصرات نے شرکت کی۔ محترمہ خورشید النساء صاحبہ کی تلاوت اور عزیزہ درشہوار صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد صابرہ بیگم صاحبہ عزیزہ حنا کوثر، محترمہ بشریٰ بیگم، عزیزہ بشریٰ طیبہ اور خاکسار نے تقریر کی۔ یہ جلسہ محترمہ غوثیہ بیگم صاحبہ کے گھر منعقد کیا گیا جنہوں نے سب بہنوں کی ضیافت کی۔ (شکیلہ پروین صدر لجنہ اماء اللہ محبوب نگر)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16422:: میں سلیم احمد خان ولد عبدالستار خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 27.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2557 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شمس الحق خان　　العبد سلیم احمد خان　　گواہ منصور خان

وصیت 16423:: میں شاہ دین ولد روشن دین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 19 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2557 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ دلاور خان　　العبد شاہ دین　　گواہ رسورش خان

وصیت 16424:: میں احمدی طاہر احمد ولد ڈاکٹر بشارت احمد قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن عثمان آباد ڈاکخانہ عثمان آباد ضلع عثمان آباد صوبہ مہاراشٹر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 10.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد عبدالعظیم　　العبد طاہر احمد احمدی　　گواہ وسیم احمد عظیم

وصیت 16425:: میں نشاط سلطانہ زوجہ ایم شاہ جہان قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن مدورائی ڈاکخانہ مدورائی ضلع مدورائی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 25.9.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ خاکسار کا حق مہر سونا 32 گرام ہے جس کی قیمت 19456 روپے ہے۔ اس کے علاوہ 20 گرام سونا (جس میں ایک نکلیس دو جوڑی جھمکا ہے) جس کی کل قیمت 12160 روپے ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ امین محمد　　الامۃ نشاط سلطانہ　　گواہ ایم شاہ جہاں

وصیت 16426:: میں ایم شاہ جہان ولد ڈی محمد علی قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 26 سال تاریخ بیعت 4.4.95 ساکن مدورائی ڈاکخانہ مدورائی ضلع مدورائی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ امین محمد　　العبد ایم شاہ جہاں　　گواہ این ریاض احمد

وصیت 16427:: میں پی او عبدالرحمٰن ولد پی او عبداللہ کوٹی قوم احمدیت پیشہ تجارت عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت 1991ء ساکن کمبلہ کاڈ ڈاکخانہ کمبلا کاڈ ضلع ویناڈ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-01-27 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 20 سینٹ گھر کے ساتھ منسلک زمین نمبر Re -OS.No. 118/22 A1A3 Serve No. 560/14 تخمیناً موجودہ قیمت پانچ لاکھ روپئے۔ (500000/-) میرا گزارا آمد از تجارت ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی جمشاد معلم　　العبد پی او عبدالرحمٰن　　گواہ کے بی نصیر احمد

وصیت 16428:: میں او پی نصرت جہاں زوجہ پی او عبدالرحمٰن قوم احمدیت پیشہ خانہ داری عمر 30 سال تاریخ بیعت 1991ء ساکن کمبلا کاڈ ڈاکخانہ کمبلا کاڈ ضلع ویناڈ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-01-27 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ سونے کا ہار 50 گرام قیمت -/36000 حق مہر 12 گرام کا سونے کا ہار قیمت 9000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے بی نصیر احمد　　الامۃ او پی نصرت جہاں　　گواہ پی او عبدالرحمٰن

وصیت 16429:: میں زبیدہ بشیر پی کے بیوہ کے پی بشیر صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 67 سال پیدائشی احمدی ساکن کڈلائی ڈاکخانہ کڈلائی ضلع کنّور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-12-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ سروے نمبر 92/4 ساڑھے چار سینٹ زمین مع ایک چھوٹا مکان قیمت اندازاً -/250000 کڑے چار عدد 44 گرام، ہار دو عدد 44 گرام، بالیاں ایک عدد 4 گرام کل وزن 92 گرام قیمت 50000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن مرحوم خاوند ماہانہ 3150 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ پی کے محمد شریف　　الامۃ زبیدہ بشیر پی کے　　گواہ پی کے عبدالمالک

وصیت 16430:: میں مرزا عبدالقیوم ولد حاجی مرزا اجلال بخش صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 78 سال تاریخ بیعت 1972ء ساکن ہرہری ڈاکخانہ ہرہری ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 08/01/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ گھر سمیت 18 ڈسمل زمین موجودہ قیمت 140000 روپئے، زمین کھیتی 22 ڈسمل زمین موجودہ 20000 روپئے، زمین کھیتی 55 ڈسمل قیمت 66000 روپئے، زمین کھیتی 190 ڈسمل قیمت 97000 روپئے، تالاب ساڑھے سات۔ ڈسمل قیمت 20000 روپئے۔ میرا گزارا آمد از جائیداد سالانہ 13000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ سرور الدین　　العبد حاجی مرزا اجلال بخش　　گواہ شیخ ذوالفقار علی محمود

وصیت 16431:: میں عظیمہ خاتون زوجہ مرزا عبدالقیوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 72 سال تاریخ بیعت 1972ء ساکن ہرہری ڈاکخانہ ہرہری ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8-01-06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 325 روپئے وصول شد۔ جس سے درج ذیل زمین بنائی ہے۔ موجودہ زمین اور قیمت درج ذیل ہے۔ 68 ڈسمل زمین کھیتی قیمت 60000 روپئے، 42 ڈسمل زمین کھیتی قیمت 21000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ سرورالدین الامۃ عظیمہ خاتون گواہ شیخ ذوالفقار علی محمود

وصیت 16432:: میں رضیہ اسماعیل بیوہ سی اے اسماعیل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 59 سال تاریخ بیعت 1977ء ساکن الپی ڈاکخانہ الپی ضلع الپی صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11-4-05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زمین 10 سینٹ معہ مکان نمبر 239/23 قیمت 1000000 روپئے، دو کڑے طلائی 28 گرام، ایک جوڑی بالیاں 4 گراماً (۲۱ کیریٹ)، ایک عدد انگوٹھی 4 گرام، حق مہر زیورات میں شامل ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورد و نوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی اے زبیر الامۃ رضیہ اسماعیل گواہ آئی محمد

وصیت 16433:: میں رملہ کویا زوجہ ٹی ایچ کویا صاحب قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 50 سال تاریخ بیعت 1982ء ساکن الپی ڈاکخانہ الپی ضلع الپی صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12-4-05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ہار ایک عدد 8 گرام، بالیاں ایک جوڑی 3 گرام، انگوٹھی ایک عدد 3 گرام۔ کل وزن 14 گرام، حق مہر 12 گرام زیور طلائی ادا شدہ۔ مکان معہ پانچ سینٹ زمین ترکہ شوہر اس میں 1/8 حصہ میرا ہے۔ نمبر 21/370B قیمت 3 لاکھ روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی اے زبیر الامۃ رملہ کویا گواہ ٹی ایچ عبدالرزاق

وصیت 16434:: میں ٹی ایچ عبدالرزاق ولد ٹی کے حمید باوا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 56 سال تاریخ بیعت 1980ء ساکن الپی ڈاکخانہ الپی ضلع الپی صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11-4-2005 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ مکان معہ زمین ساڑھے پانچ سینٹ نمبر 11 A 1 / 5 3 8 قیمت اندازاً 300000/- روپئے۔ میرا گزارا آمد از تجارت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی اے زبیر العبد ٹی ایچ عبدالرزاق گواہ محمد نجیب خان

وصیت 16435:: میں مریم بی زوجہ ایم پی کویاٹی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 64 سال تاریخ بیعت 1974ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کلائی ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا مکتوب گرامی

اللہ تعالیٰ تمام غیر معمولی قربانی کرنے والوں کو اپنے فضلوں سے نوازے

محترم ناظر صاحب بیت المال آمد قادیان کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا درج ذیل مکتوب گرامی موصول ہوا جو احباب کے ازدیاد علم و ایمان کے لئے ذیل میں درج کیا جا رہا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

لندن VM-1208/15-6-2007

مکرم ناظر صاحب بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ بھارت قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی فیکس محررہ ۲ / جون ۲۰۰۷ء ملی۔ جس سے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے مالی سال ۲۰۰۶ - ۲۰۰۷ء کے اختتام پر وصولی بجٹ سے بڑھ کر ہوئی ہے۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے آپ سب کی کوششوں میں برکت ڈالی۔ اللہ تعالیٰ تمام غیر معمولی قربانی کرنے والوں کو اپنے فضلوں سے نوازے اور ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔ اور تمام کارکنان کو احسن رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

والسلام

خاکسار

دستخط (مرزا مسرور احمد)

(خلیفة المسیح الخامس)

دُعائے مغفرت

محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ (ایم اے) زوجہ محترم عبدالسلام بنگوی صاحب لاہور میں بعمر ۵۸ سال بتاریخ ۵ / جولائی ۲۰۰۷ء وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کینسر کی مریضہ تھیں اور آپریشن کے بعد ان کا علاج لاہور میں چل رہا تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ ۶ / جولائی بروز جمعۃ المبارک بعد نماز فجر محترم راجا نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے پڑھائی۔ بعدہٗ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپئے)

(خورشید احمد خادم قادیان)

مورخہ 1-12-2005 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دگی گئی ہے۔ غیر منقولہ جائیداد: 13 سینٹ زمین میں دو منزلہ رہائشی مکان۔ جس کی کل قیمت اندازاً 10 لاکھ روپئے ہوگی۔ منقولہ جائیداد: طلائی زیورات چوڑیاں 4 عدد 32 گرام، بالیاں ایک جوڑی 4 گرام۔ ہار ایک عدد 16 گرام۔ کل 52 گرام جس کی موجودہ قیمت اندازاً 26000/- روپئے ہوگی۔ حق مہر 52 روپئے 50 پیسے خاوند سے وصول ہو چکا ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم پی کویاٹی الامۃ مریم بی گواہ کے وی حسن کویا

وصیت 16436:: میں ایم محمد اشرف ولد ایم محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 41 سال تاریخ بیعت 20-8-2005 ساکن منجیری ڈاکخانہ کرووامبدم ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21-01-2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از تجارت ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ وسیم احمد صدیق العبد ایم محمد اشرف گواہ پی پی حسن کویا

لال مسجد کا انجام

آخر کار پاکستانی فوج نے اسلام آباد میں واقع لال مسجد کے خلاف حملے کا آغاز کر دیا۔ یہ حملہ ۵ ؍جولائی دوپہر کو کیا گیا۔ کرفیو کے بعد پورے علاقے کی گھیرابندی کر دی گئی۔ لال مسجد میں ۶ سے ۷ ہزار طالب علم پڑھتے تھے جن کا مطالبہ تھا کہ ملک میں اسلامی قانون لاگو کیا جائے۔ اس سے قبل دو ہزار طالب علم خود سپردگی کر چکے تھے۔ سرکاری الٹی میٹم کے بعد رضا کارانہ طور پر باہر آنے والی طالبات والدین سے لپٹ کر رو پڑیں۔ ۱۴ سالہ ایک بچی نے بتایا کہ دوطرفہ فائرنگ شروع ہونے پر چھوٹے بچے اور بچیاں رونے لگیں۔ وہ باہر آنا چاہتے تھے لیکن بڑے طلباء اور انتظامیہ کے لوگ ان پر سختی کر رہے تھے۔ حکومت نے لال مسجد میں گھرے لوگوں کو سخت وارننگ دی کہ انہیں خود سپردگی کر دینی چاہئے ورنہ موت کا سامنا کرنا ہوگا۔

پاکستانی فوج نے بات چیت ناکام رہنے کے بعد لال مسجد میں ملی ٹینٹوں کے صفایا کے لئے ۱۰ جولائی کو حتمی آپریشن شروع کر دیا اس میں ۱۰۰ سے زیادہ ہلاک ہوئے اور ایک کیپٹن سمیت ۱۲ فوجی بھی مارے گئے۔ فوج نے شدید لڑائی کے بعد مسجد کے بڑے حصہ پر اپنا کنٹرول جما لیا۔ صبح چار بجے ملی ٹینٹوں سے مدرسہ کو صاف کرنے کا آپریشن شروع کیا گیا اس کے کچھ دیر بعد ہی فوجیں لال مسجد میں داخل ہو گئیں جن پر اندر سے ملی ٹینٹوں نے شدید فائرنگ شروع کر دی۔ ایک کپتان سمیت ۸ فوجی اور ۸۲ ملی ٹینٹ ہلاک ہوئے۔ حکام کے مطابق ۵۱ ملی ٹینٹوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ آپریشن کے دوران ۳۰ سے زائد فوجی زخمی ہوئے۔ مولانا عبدالعزیز کی بیوی ام حسان اور ان کی ایک بیٹی سمیت تین عورتیں اور بیس بچوں کو بحفاظت باہر نکال لیا گیا۔ مسجد اور مدرسے میں مورچہ بند انتہا پسندوں کے پاس لانچروں اور دستی بموں سمیت ہر قسم کے ہتھیار پائے گئے۔ پاکستانی فوج کے ترجمان نے کہا کہ جامعہ حفصہ کے ۷۵ کمرے اور تہہ خانے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر کمرے برآمدے اور تہہ خانوں سے مزاحمت ہوئی۔ اس کو سرکاری طور پر 'آپریشن سائلنس' کا نام دیا گیا جس کے دوران اسلام آباد شدید فائرنگ اور دھماکوں کی آوازوں سے گونج اُٹھا۔ اس فوجی آپریشن کے دوران لال مسجد اور چار منزلوں پر مشتمل جامعہ حفصہ کی عمارت کو شدید نقصان پہنچا۔

مولانا عبدالعزیز ''بیمار آنٹی'' برقعے میں گرفتار

لال مسجد کے مہتمم، کرتا دھرتا، حکومت کو جہاد اور خودکش حملے کی دھمکی دینے والے۔ جہاد کے نام پر معصوموں کو موت کے گھاٹ اُتارنے والے، جب اپنی جان کو خطرہ لاحق ہوا تو پیچھے اپنے چھوٹے بھائی لال مسجد کے نائب مہتمم عبدالرشید غازی اپنی والدہ بیٹیوں اور دیگر افراد خاندان کو چھوڑ کر نہایت شرمناک طریقے پر راہ فرار اختیار کیا لیکن پکڑے گئے۔ مولانا عبدالعزیز کو ۵ جون کی رات دوسری ناکامی کا منہ اس وقت دیکھنا پڑا جب وہ برقع میں ''بیمار آنٹی'' بن کر فرار ہوتے ہوئے پکڑے گئے۔ میڈیا کے مطابق مولانا عزیز جب چھ خواتین کے ہمراہ باہر نکلے تو ایک خاتون کانسٹیبل نے سب کو گھیرے میں لے لیا اور باری باری تلاشی شروع کی۔ جب مولانا عزیز کی باری آئی تو بعض خواتین نے انہیں گھیرے میں لے کر کہا کہ یہ ہماری آنٹی ہیں بہت بیمار ہیں اس لئے برائے مہربانی ان کی تلاشی نہ لی جائے۔ روزنامہ خبریں کے مطابق لیڈی پولیس نے شک کی بنیاد پر تلاشی کو اور ضروری قرار دیا مولانا نے بچنے کی آخری کوشش میں سانس روک لیا لیکن جو عقدہ کھلنا تھا کھل کر رہا قریب سے یہ منظر دیکھنے والی مولانا کی بیٹی تاب نہ لا کر واپس مسجد کے اندر چلی گئی۔ دی نیوز ڈیلی نے بتایا ہے کہ جب وہ پکڑا گیا تب اس کے پاس دو لاکھ بیالیس ہزار روپے اور ۲۰ سعودی ریال تھے۔ پکڑا گیا امام مسجد کی طرف سے چلائے جا رہے اداروں کا سربراہ تھا جبکہ اس کا بھائی عبدالرشید لال مسجد کا ایڈمنسٹریٹر تھا اور وہ حکام پر دباؤ ڈالنے کی حکمت عملیاں وضع کیا کرتا تھا۔ عزیز نے کہا کہ غازی نے ہی ایکشن پلان تیار کئے تھے جن میں چینی مساج پارلر پر حملے اور ۶ چینی عورتوں اور ایک مرد کو اغوا کرنا بھی شامل تھا۔ اس نے کہا کہ میرے بھائی رشید غازی اور بیوی ام حسن مساج سینٹروں اور دیگر غیر اسلامی کاروباری اداروں پر راجدھانی میں حملوں کا پلان بنایا کرتے تھے۔ جبکہ میری لڑکیاں تائبہ دوآ عرف حمنا عبداللہ اور اسماء دوآ ان چھاپوں میں حصہ لیا کرتی تھیں۔ تائبہ اور اسماء چھاپہ مار پارٹی کی رہنمائی کرتی تھیں جنہوں نے آنٹی شمیم کو جو کہ جسم فروشی کا اڈہ چلا رہی تھی اس کی لڑکی بہو اور پوتیوں اور ۹ لوگوں کو پکڑا تھا جن میں سات چینی اور دو پاکستانی بھی شامل تھے جنہیں چینی مساج سینٹر پر چھاپہ کے دوران پکڑا گیا تھا۔

مسلمان نوجوانوں کو جہادی بنانے والے ۱۲ افراد گرفتار

مدھیہ پردیش میں مسلم نوجوانوں کو جہاد کے لئے تیار کرنے والے ایک درجن افراد کو گزشتہ دنوں گرفتار کر لیا گیا۔ یہ لوگ خود کو متنازعہ مہدی فرقے سے وابستہ بتاتے ہیں۔ کچھ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ جب دنیا میں ناانصافی بڑھے گی تو امام مہدی آئیں گے۔ محمد شکیل نامی ایک گرفتار شدہ نے دعویٰ کیا کہ وہ مہدی ہے اور چند برسوں میں ظاہر ہو جائیں گے۔ وہ القاعدہ کے اسامہ بن لادن سے ان لوگوں کی ملاقات کرانا چاہتے تھے۔ متین اور اطہر محمد نے دعویٰ کیا تھا کہ ملزمان نے انہیں جہاد کے لئے آمادہ کیا اور وہ انہیں دہلی لے جا رہے تھے۔ ہوشنگ آباد پنچ کے انسپکٹر جنرل پولیس پردیپ اٹوال نے بتایا کہ ملزمان کے قبضے سے مہدی فرقہ سے متعلق لٹریچر برآمد ہوا ہے۔

بہار کے رہنے والے محمد شکیل نے جس نے بارہویں تک تعلیم حاصل کی ہے دہلی آیا اور وہاں دوسری شادی کی۔ اس کی دوسری بیوی وزارت خارجہ کی ملازمہ بتائی جاتی ہے۔ شکیل احمد نے 'نبی پیغمبر کے آنے کی آہٹ' کے عنوان سے ایک کتاب بھی لکھی اور خود ہی اس کتاب کی تقسیم شروع کر دی۔ بعد میں اس نے اپنے نبی ہونے کا اعلان کر دیا۔ اس کے بعد وہ ملک کے مختلف حصوں میں اپنے ۱۱۹ پیروکار بنانے میں کامیاب ہو گیا۔ متین نے بتایا کہ شکیل خود کو نبی بتاتا ہے۔ متین کو بتایا گیا تھا کہ اسے دہلی میں حلف لینا ہوگا۔ اس کے بعد اسامہ بن لادن سے ملاقات کی تیاری کی جائے گی۔

پکڑے گئے ان ملزمان کے نام دہلی کے جمال احمد، محمد شکے، بھوپال کے شیخ جاوید، کلیم خان، عادل خان، آگرہ کے محمد انیس، گوالیار کے محمد حنیف عرف گڈا، سعید گنجا علی، اختر علی، مہاراشٹر کے رئیس، احمد، گوالیار کے گنجن گپتا عرف محمد اسلا، دیواس مدھیہ پردیش کے رام عرف عبدالرحیم ان دونوں نے مذہب اسلام قبول کیا تھا۔ تربیت حاصل کرنے والے محمد متین اور اطہر محمود نے اس وقت شہر قاضی ظہیر خان کو اطلاع دی جب ان لوگوں کو دہلی جانے کی ہدایت دی گئی۔ خان نے پولیس کو الرٹ کر دیا اور نر پورہ علاقہ میں ایک فلیٹ پر چھاپہ مارا جس کے بعد گرفتاری عمل میں آئی۔ قابل اعتراض مواد اور سیل فون ضبط کر لئے گئے۔ ملزمان سے برابر گہری پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ گرفتاری کے وقت ۲۰۰۰ لوگوں کی بھیڑ فلیٹ کے پاس اکٹھی ہو گئی۔ لوگ ملزمان پر حملہ کرنا چاہتے تھے مگر پولیس نے انہیں منتشر کر دیا۔ متین اور ظہیر نے کہا کہ ملزمان نے ہندوستان بھر کے ۳۱۳ نوجوانوں کو تربیت دینے کا منصوبہ بنایا تھا بتایا جاتا ہے کہ ان لوگوں کو پیسے کا لالچ دیا گیا تھا۔ (ہندسماچار جالندھر ۱۷ جون ۲۰۰۷ء صفحہ ۲) ☆☆

امریکی فوج عراق میں ناکام ہو گئی - نیویارک ٹائمز

ایک معروف امریکی اخبار نے اپنی تازہ اشاعت میں عراق سے متعلق امریکی پالیسی پر تنقید کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ عراق کے مسئلے کا حل فوجی طریقے سے ممکن نہیں۔ عراق سے فوجوں کے انخلاء کے لئے ٹائم فریم کا اعلان کیا جائے۔ اخبار میں لکھا گیا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ امریکہ عراق سے فوجوں کو نکال کر سیکورٹی کی ذمہ داری عراقی فوج کے حوالے کر دے اور عراق کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے ایران اور اقوام متحدہ کے ساتھ مل کر کام کیا جائے۔ اخبار کے مطابق امریکی فوج عراق میں امن قائم کرنے میں ناکام رہی ہے۔ یہ رپورٹ ایسے وقت میں منظر عام پر آئی ہے جب بش انتظامیہ کے پالیسی ساز فوج کے انخلاء کا مطالبہ کر رہے ہیں اخبار کی رپورٹ میں بُش پالیسی پر تنقید کرتے ہوئے پینٹاگن کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ فوج کے انخلاء کا ٹائم ٹیبل ترتیب دے۔

منقولات

دین ملا فی سبیل اللہ فساد

آج کے ملاں جنہوں نے اسلام کے نام و ناموس کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر رکھا ہے۔ یہ مذہب کے نام سے پیشہ ور ملا ہیں۔ جنہوں نے جبر و زبردستی ملک میں اسلام نافذ کرنے کے لئے مسجد کا منبر اور خطبہ اور فتوے دینے اور مذہبی نعرے بازی کا استعمال کیا ہوا ہے۔ آج کے مذہبی سیاسی ملا نے اقتدار کی جنگ میں تشدد کا نظریہ پیش نظر رکھا ہے۔ لائسنس یافتہ اسلحہ حفاظتی دستوں، شان و شوکت، جدید طرز رہائش، الیکٹرانک و ٹیکنالوجی کا استعمال، گاڑیوں کو رکھنا، یہ علماء کے بجائے جاگیردار طبقہ کے لوگ لگتے ہیں۔ آج اپوزیشن باہر رہ کر یک طرفہ تماشہ دیکھ رہی ہے تو صدر جنرل مشرف کے بعد عبدالرشید غازی جیسے مستقبل میں سول حکومتوں میں ملک کے اندر ''شریعت کے نفاذ'' کے نام سے وہ فتنہ گری اور فساد برپا کریں گے کہ سول حکومتوں کو اپنا اقتدار بچانا مشکل ہوتا رہے گا اور پاکستان میں طالبان کی طرح کے لوگ ہاتھ میں کلاشنکوف پکڑ کر ملک کو افغانستان بنا دیں گے۔

آج پاکستان میں لوگوں کا مسئلہ بھوک بے روزگاری، جہالت معاشرے میں احساس تحفظ اور عزت نفس ہے۔ ٹیلی ویژن اور ویڈیو پر گانوں، فلموں، وی سی آر میں فحاشی، یا ڈش انٹینا نہیں ہے۔ اگر یہ ختم بھی کر دیا جائے تو ملک میں کمپیوٹر سسٹم انٹرنیٹ کا سلسلہ کیسے ختم کیا جا سکتا ہے جو ہر فرد اور حکومت کی ضرورت ہے۔ اس سے انکار ناممکن ہے۔ جامعہ حفصہ میں بھی کام طالبات و طلباء کمپیوٹر کے ذریعے کام کرتے ہونگے اور کمپیوٹر اور ان کا انٹرنیٹ بازاروں میں ویڈیو، سی ڈی کے کاروبار سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ کمپیوٹر تعلیم و تربیت، علم و ترقی کا ذریعہ ہیں تو نوجوانوں کے لئے اس میں گنہگاری اور فحاشی و عریانی کے سامان بھی پورے موجود ہیں۔ عبدالرشید، ویڈیو، سی ڈی کے خلاف محاذ میں طالبات کے ہاتھ میں ڈنڈے پکڑا کر کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں؟

(اخبار ''پاکستان نیوز'' لاس اینجلس ۱۹ ؍ ۲۵ اپریل ۲۰۰۷ء مرسلہ سید شمشاد ناصر، لاس اینجلس امریکہ)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel: (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 56 | Thursday | 26 th July 2007 | Issue No. 30

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1- ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلّہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2- دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں

3- بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العٰلمين٥ الرحمن الرحيم٥ مالك يوم الدين٥ اياك نعبد واياك نستعين٥ اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولاالضآلين٥ (روزانہ کم از کم سات دفعہ پڑھیں) **ترجمہ**:: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا۔ جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے

4- رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْراً وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (البقرہ:251)

ترجمہ:: اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (ال عمران:9)

ترجمہ:: اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ

ترجمہ:: اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شرّ اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7- اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوبُ اِلَيْهِ **ترجمہ**:: میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اسی کی طرف (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ:: اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آل ابراهيم اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آل مُحمدٍ كما باركت على ابراهيم وعلٰى آل ابراهيم انك حميد مجيد **ترجمہ**:: اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں۔ یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکتیں بھیجیں یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA INTERNATIONAL

THE FIRST ISLAMIC DIGITAL SATELLITE CHANNEL

NOW ON ASIA SAT 3S FOR ASIA MIDDLE EAST AND FAR EAST

SATELLITE	Asia sat 3S	POLARISATION	Horizontal
POSITION	105.5° East	SYMBOL RATE	2600 Mbps
FREQUENCY	3760 Mhz	FEC	7/8
MIN DISH SIZE	1.8 Metre	VIDEO PID	——
E-mail	info@mtaintl.com	MAIN AUDIO PID	Auto

Broadcasting Round the Clock
Audio Frequency

French	Auto	Arabic	Auto
English	Auto	Indonesian	Auto
Urdu	Auto	Bengali	Auto

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس

آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اب آپ کا پسندیدہ ٹی وی چینل مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔ ❁ ...... اگر آپ اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا چاہتے ہیں ❁ ...... اگر آپ موجودہ فحاشی سے بھرپور ٹی وی چینلز سے بچ کر اپنی اور اپنے بچوں کی اخلاقی و روحانی پرورش کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہمیشہ مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس ہی دیکھئے۔ اس میں امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ اور وقف نو بچوں کے ساتھ آپ کی علمی و روحانی کلاسز گلشن وقف نو اور بستان وقف نو کے نام سے نشر ہوتی ہیں جبکہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجالس عرفان اردو، انگریزی اور عربی میں اور آپ کی بیان فرمودہ تعلیم القرآن کلاسز کے اسباق باقاعدگی سے نشر ہو رہے ہیں۔ ❁ ان کے علاوہ زبانیں سکھانے، کمپیوٹر سائنس، سے متعلق دیگر معلومات سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔ ❁ جماعت احمدیہ کا عربی رسالہ التقویٰ لندن ہفت روزہ بدر قادیان۔ البشریٰ کبابیر، الفضل انٹرنیشنل۔ روزنامہ الفضل ربوہ۔ اور جماعتی کتب اور دیگر معلومات جماعتی ویب سائٹ alislam.org پر دیکھ سکتے ہیں۔ ضروری پروگرام کی ویڈیو کیسٹ حاصل کرنے کیلئے نیچے لکھے پتہ پر رابطہ کریں۔ نوٹ: ایم ٹی اے کی جملہ نشریات کاپی رائٹ قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔ اس کے کسی بھی حصہ کی بلا اجازت اشاعت یا نشر خلاف قانون ہے۔

Post Box No. 12926, London Sw 18 4zn
Tel : 44-181 870 0922 Fax : 44-181 874 8344
website : http: www.alislam.org/mta

QADIAN
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516
Ph. 01872-220749, Fax. 01872-220105